روزنامہ الفضل ربوہ
فون 213029
CPL 61
قائم مقام ایڈیٹر یوسف سہیل شوق
جلد 47-82 نمبر 165 | سوموار 22 ربیع الاول ۔1418ھ 28 وفا 1376ھش 28 جولائی 1997ء

کوشش کرنی چاہئے کہ کوئی قول و فعل خدا تعالیٰ کی رضامندی کے خلاف نہ ہو

حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ فرماتے ہیں۔

پاکیزگی سے یہ مراد ہے کہ انسان کو جو اس کے جذبات نفسانیہ خدا تعالیٰ سے روگرداں کر کے اپنی خواہشات میں محو کرنا چاہتے ہیں ان کا مغلوب نہ ہو۔ اور کوشش کرے کہ خدا تعالیٰ کی مرضی کے موافق اس کی رفتار ہو۔ یہاں تک کہ اس کا قول فعل خدا تعالیٰ کی رضامندی کے بغیر سرزد ہی نہ ہو خدا تعالیٰ قدوس اور پاک ہے وہ اپنی صفات کے مطابق ہی انسان سے بھی رحم چاہتا ہے۔ وہ کریم ہے انسان سے بھی کرم چاہتا ہے۔ خدا تعالیٰ کی صفات خدا تعالیٰ کے قانون قدرت میں ظاہر ہیں۔

(ملفوظات جلد پنجم صفحہ 679)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

جماعت احمدیہ برطانیہ کے جلسہ سالانہ 1997ء کا افتتاح

توحید کی فتح کا جشن منانے کی تیاریاں کریں: حضرت امام جماعت الرابع

1897ء میں اسلام اور آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے خلاف دشنام دہی کرنے والا آریہ پنڈت لیکھرام حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کی پیشگوئی کے مطابق ہلاک ہوا۔ 1897ء اور 1997ء کے جلسہ سالانہ اور دیگر واقعات کی مشابہتوں کا بیان

حضرت امام جماعت احمدیہ کا خطاب اور دعا احمدیہ ٹیلی ویژن نے لائیو ٹیلی کاسٹ کیا

لندن:۔ 25 جولائی 1997ء جماعت احمدیہ برطانیہ کے 32 ویں جلسہ سالانہ کے افتتاحی اجلاس سے خطاب کرتے ہوئے حضرت مرزا طاہر احمد صاحب امام جماعت احمدیہ الرابع نے احباب جماعت کو خوشخبری دی کہ توحید کی فتح کا جشن منانے کی تیاریاں کریں۔ آپ نے فرمایا کہ آسمان سے گواہیاں اتر رہی ہیں۔ اور خدا بڑے زور آور حملوں سے جماعت احمدیہ کی نصرت فرما رہا ہے۔

حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع نے اسلام آباد' ٹلفورڈ سرے کے مقام پر وسیع و عریض مارکیوں (شامیانوں) میں منعقد ہونے والے جلسہ سالانہ کا افتتاح کرتے ہوئے آج سے سو سال قبل کے 1897ء کے جلسہ سالانہ اور آج 1997ء کے جلسہ سالانہ کی حیرت انگیز مماثلتیں بیان فرمائیں اور فرمایا کہ 1897ء کا جلسہ سالانہ وہ واحد جلسہ سالانہ تھا جو 8 دن مسلسل جاری رہا۔ نہ اس سے پہلے اور نہ اس کے بعد کبھی اتنا طویل جلسہ منعقد ہوا۔ اس میں حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ نے تین تقاریر فرمائیں۔ جن میں جو مضامین ارشاد فرمائے ان کا میں نے اب مطالعہ کیا تو یہ حیرت انگیز بات سامنے آئی کہ یہ وہی مضمون تھے جو میں پچھلے ایک سال سے خطبات کے ذریعے جماعت کے سامنے بیان کر رہا ہوں۔ حضرت صاحب نے فرمایا یہ حیرت انگیز خدائی تصرف ہے۔ حضرت صاحب نے 1897ء اور 1997ء کے سالانہ جلسوں کی مشابہتیں بیان کرتے ہوئے بتایا کہ 1897ء کا جلسہ 25 تاریخ (ماہ دسمبر) کو شروع ہوا اور 1997ء کا جلسہ بھی 25 تاریخ (ماہ جولائی) کو شروع ہوا ہے۔ 1897ء میں کثرت کے ساتھ احمدیت کے حق میں خدائی نشانات ظاہر ہوئے۔ جبکہ عام طور پر آفات ارضی و سماوی کی وجہ سے یہ غموں کا سال یعنی عام الحزن تھا۔ یہ سال 1997ء بھی پاکستانیوں کے لئے بدامنی کے لحاظ سے غموں کا سال ہے۔ 1897ء میں حضرت بانی سلسلہ نے بھی بڑی اہم اور زبردست تحقیقی مواد پر مشتمل کئی پر معارف کتب شائع فرمائیں۔ اور 1997ء میں جماعت احمدیہ کی طرف سے کثرت سے کتب شائع ہوئیں۔ حضرت صاحب نے اس سال 1997ء میں شائع ہونے والی ان کتب کی تفاصیل بیان فرمائی جو حضرت صاحب کے قلم سے نکلی ہیں۔ اس ضمن میں حضرت صاحب نے اپنی تصنیف کردہ ہومیو پیتھک جلد اول کی غیر معمولی مقبولیت کا ذکر فرمایا اور فرمایا کہ انڈونیشیا اور گھانا نے اس طریقہ علاج کو متعارف کرانے میں نمایاں کام کیا ہے دیگر ملکوں کو بھی اس سلسلے میں آگے آنا چاہئے۔

حضرت صاحب نے فرمایا کہ اس سال رقیم پریس لندن اور دنیا کے مختلف احمدی پریسوں نے 9 لاکھ 70 ہزار 500 کتب شائع کیں۔ 1897ء میں حضرت بانی سلسلہ نے 12 ہزار خطوط کے جواب دیئے تھے جو آج کے دو لاکھ خطوط کے برابر ہیں کیونکہ اس وقت حضرت بانی سلسلہ سارے خطوط کے جوابات خود لکھتے یا لکھواتے تھے۔ اس سال 1997ء میں حضرت صاحب کو 2 لاکھ خطوط ملے۔ 1897ء مہمانوں کی کثرت سے آمد کا سال بھی تھا۔ 1897ء میں حضرت بانی سلسلہ نے دو سفر کئے حضرت صاحب نے بھی 1997ء میں متعدد سفر اختیار فرمائے۔ 1897ء میں حضرت بانی سلسلہ نے تین جلسوں میں شرکت فرمائی۔ حضرت صاحب نے فرمایا کہ میں نے 1997ء میں احمدیہ ٹیلی ویژن کے ذریعے کئی جلسوں میں شرکت کی۔

اس کے بعد حضرت صاحب نے پنڈت لیکھرام کے بارے میں خدائی خبر کے انتہائی غیر معمولی حالات میں روبہ عمل آنے کے سلسلے میں تفاصیل بیان فرمائیں۔ اور حضرت بانی سلسلہ کے گھر کی تلاشی کا بھی ذکر فرمایا۔ پنڈت لیکھرام دین حق اور آنحضرت ﷺ کے خلاف انتہائی دشنام دہی کرنے والا تھا۔ حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ نے اسے بار بار اس کی گندہ دہنی سے روکا کہ وہ حضرت نبی کریم ﷺ کے خلاف گستاخیوں سے باز آجائے مگر وہ نہ رکا۔ اس پر حضرت بانی سلسلہ نے اس کے بارے میں اللہ کے حضور دعا کی اور اللہ نے بتایا کہ وہ چھ سال کے عرصہ میں عید سے ملحقہ دن اپنے انجام کو پہنچے گا۔

آخر میں حضرت صاحب نے افتتاحی دعا کرائی۔ حضرت صاحب کا یہ افتتاحی خطاب ڈیڑھ گھنٹہ جاری رہا۔ یہ خطاب پاکستانی وقت کے مطابق آٹھ بجے شروع ہوا اور رات ساڑھے نو بجے ختم ہوا۔ افتتاحی دعا میں دنیا بھر کے احمدیوں نے احمدیہ ٹیلی ویژن کی وساطت سے شرکت کی۔

نکاح

○ مکرم صفوان احمد ملک ابن ملک بشیر احمد اعوان (انسپکٹر وقف جدید) 23/15 دار الیمن شرقی ربوہ کا نکاح عزیزہ مکرمہ سعدیہ تسنیم صاحبہ بنت مکرم ماسٹر (ر) ملک سلطان علی صاحب ریحان معلم اصلاح وارشاد 2/5 دار الرحمت غربی ربوہ کے ساتھ محترم چوہدری مبارک مصلح الدین احمد صاحب وکیل المال ثانی تحریک جدید نے چالیس ہزار روپے حق مہر پر بیت المبارک ربوہ میں 13۔ جولائی 1997ء کو بعد عصر پڑھا۔

عزیز صفوان احمد ملک مکرم ملک محمد عظیم صاحب زعیم انصار اللہ و سابق صدر جماعت احمدیہ بوچھال کلاں ضلع چکوال کے پوتے ہیں۔ جبکہ عزیزہ سعدیہ تسنیم صاحبہ محترم مولانا محمد اسماعیل صاحب دیالگڑھی (وفات یافتہ) کی نواسی ہیں۔ اللہ تعالیٰ یہ رشتہ دونوں خاندانوں کے لئے بابرکت اور مثمر بثمرات حسنہ بنائے۔ آمین

○ مکرم سید افضال احمد صاحب جرمنی ابن مکرم سید اعجاز احمد شاہ صاحب (وفات یافتہ) سابق انسپکٹر مال صدر انجمن احمدیہ و قائد تعلیم و تربیت جرمنی کا نکاح بہمراہ محترمہ سیدہ ناصرہ فریاد صاحبہ بنت مکرم سید فریاد احمد ناصر صاحب زعیم انصار اللہ ضلع جہلم کے ہمراہ بعوض ایک لاکھ روپے حق مہر طے پایا۔ احباب کرام سے اس نکاح کے بابرکت ہونے کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

ولادت

○ اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے مکرم عبدالباسط خان صاحب ابن مکرم عبدالرزاق خان صاحب ساکن دارالنصر وسطی ربوہ کو مورخہ 97-6-27 کو بیٹے سے نوازا ہے۔ بچے کا نام "شاہ زیب خان" تجویز ہوا ہے۔ نومولود مکرم رفیع الدین بٹ امیر جماعت احمدیہ بدوملہی ضلع نارووال کا نواسہ ہے۔ اللہ تعالیٰ بچے کو نیک باعمر سعادت مند بنائے۔

○ اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے مکرم لیاقت احمد صاحب مربی سلسلہ کو مورخہ 15- جون 1997ء کو دوسرے بیٹے سے نوازا ہے جس کا نام "شمائل احمد" تجویز ہوا ہے۔ نومولود مکرم ڈاکٹر غلام محمد صاحب حق (وفات یافتہ) معلم وقف جدید کا پوتا اور مکرم چوہدری محمد اسلم صاحب ایاز ربوہ کا نواسہ ہے۔ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ نومولود کو صحت و تندرستی والی لمبی عمر سے نوازے۔

خدا سے صلح کرو۔ سچی پرہیزگاری سے کام لو۔ آسمان اپنے غیر معمولی حوادث سے ڈرا رہا ہے

(حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

روزنامہ
الفضل
ربوہ

پبلشر: آغاسیف اللہ - پرنٹر: قاضی منیر احمد
مطبع: ضیاء الاسلام پریس - ربوہ
مقام اشاعت: دارالنصر غربی - ربوہ

قیمت
2 روپے 50 پیسے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

28- وفا 1376 ھش 28- جولائی 1997ء

دعاؤں کے لمحات

جماعت احمدیہ کو اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم کے ساتھ دعا کی طرف ہمیشہ خاص توجہ رہتی ہے۔ حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ (ہماری دلی دعائیں آپ کے لئے) کی روحانی تربیت کے نتیجہ میں جماعت احمدیہ کا جو وصف خاص طور پر ابھر کر سامنے آیا ہے وہ یہ ہے کہ جماعت کا ہر فرد ہر لمحہ و ہر آن زندہ خدا سے مضبوط تعلق رکھے اور دعا کے ذریعے سے اس تعلق کو ہمیشہ پختہ تر اور مستحکم تر بناتا رہے۔ جماعت احمدیہ کا بچہ بھی دعا کا اسی طرح قائل اور دعا کرنے پر اسی طرح مائل نظر آتا ہے جس طرح سمجھ دار اور بڑی عمر کے لوگ ہوتے ہیں۔ جماعت احمدیہ کی بیوت الذکر میں یہ منظر دیکھنے کو عام ملتا ہے کہ کم عمر اطفال اور نو عمر بچے عبادات میں لمبے لمبے سجدے کر کے اپنے رب سے اپنی مرادیں مانگنے میں محو ہوتے ہیں۔ کسی سوچنے والے اور اہل دل کے لئے یہ نظارے ہی غور و فکر کا بہترین ذریعہ ثابت ہو سکتے ہیں۔

جماعت احمدیہ برطانیہ کا 32 جلسہ سالانہ 25- جولائی 1997ء کو اسلام آباد' ٹلفورڈ برطانیہ میں شروع ہو چکا ہے۔ حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع نے اپنے ڈیڑھ گھنٹہ کے خطاب کے ذریعے جلسے کا افتتاح فرمادیا ہے۔ حضرت صاحب نے پاکستانی وقت کے مطابق رات ساڑھے بارہ بجے سے ڈیڑھ بجے تک اردو میں مجلس عرفان بھی منعقد فرمائی۔ اس سال کے جلسہ کی یہ بھی ایک خاص بات ہے۔ ورنہ پچھلے سالوں میں صرف انگریزی میں عالمی مجلس عرفان جسے مجلس سوال و جواب بھی کہتے ہیں' منعقد ہوا کرتی تھی۔ اس بار انگریزی کے علاوہ یہ محفل اردو میں بھی منعقد ہوئی۔ حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع کی پاکستانی احمدیوں سے محبت و شفقت کا ایک نظارہ یوں دیکھنے میں آیا کہ فرمایا کہ چونکہ جرمنی ناروے وغیرہ یورپین ممالک میں تو میں جاتا رہتا ہوں لہٰذا ان ممالک کے احمدی سوال نہ کریں بلکہ پاکستان سے آئے ہوئے احمدیوں کو موقع دیا جائے اور ہندوستان یا بنگلہ دیش کے اردو دان احمدی سوال کریں تاکہ ان کو بھی جلسہ میں اس رنگ میں شرکت کا موقع مل سکے۔

جماعت احمدیہ برطانیہ کا یہ جلسہ سالانہ ہمیں دعاؤں کی طرف خصوصیت سے متوجہ کرتا ہے۔ مولا کریم اپنے بے حد و حساب فضل فرمارہا ہے۔ اور جتنے خدا تعالیٰ کے افضال و انعامات بڑھتے جا رہے ہیں وہیں ہماری دعاؤں میں پہلے سے بڑھ کر شدت پیدا ہو جانی چاہئے۔ اور ہر احمدی کو یہ بات دل میں جاگزیں کر لینی چاہئے کہ اللہ تعالیٰ کے فضلوں اور انعامات کا تسلسل دعاؤں کے ساتھ گویا ایک حسابی فارمولے کے تحت جڑا ہوا ہوتا ہے۔ جس طرح ریاضی کے طلباء اور ماہرین جانتے ہیں کہ فزکس کے بعض اصول ریاضیاتی فارمولوں کے انداز میں سمجھے جاتے ہیں جن کا لب لباب یہ ہوتا ہے کہ اگر فلاں قوت ایک خاص مقدار سے لگائی جائے تو اس کا ردعمل اتنے گنا حاصل ہوتا ہے۔ یعنی جتنی قوت بڑھتی جائے گی اسی تناسب سے نتیجہ حاصل ہوتا چلا جائے گا۔ دعا اور اللہ کی رحمت کے درمیان بھی کچھ اس سے ہی ملتا جلتا رشتہ ہے۔ جتنی زیادہ اور جتنی عاجزی سے اور خشوع و خضوع سے دعائیں کی جائیں گی اتنی ہی زیادہ اللہ کی رحمتوں کا نزول ہو گا۔ اس لحاظ سے جلسہ سالانہ برطانیہ کی کامیابی کے لئے دعائیں کرنا گویا ہمارا فرض ہے۔

جلسہ کی کامیابی کے کئی پہلو ہوتے ہیں۔ انتظامات درست طریق پر چلتے چلے جانا فی الحقیقت ایک بڑا کارنامہ ہوتا ہے۔ برطانیہ کی مقامی انتظامیہ اور پولیس والوں کا بھی یہی کہنا ہوتا ہے کہ ہم تو محض یہاں پر رونق میلہ دیکھنے آئے ہیں اور یہ دیکھنے آئے ہیں کہ آپ لوگ کس طرح انتظامات کرتے ہیں۔ نوجوان لڑکے ٹریفک کنٹرول کرتے ہیں۔ لنگر خانے میں رضاکار بروقت لذیذ اور گرم کھانا پکواتے ہیں میزبانی کے شعبے والے احسن انتظام اور سلیقے کے ساتھ یہ کھانا جلسہ سالانہ پر آئے ہوئے مرد و زن کو کھلاتے ہیں۔ جلسہ پر آنے والوں کو بیماری تکلیف اور حادثات سے محفوظ رکھنے کے لئے طبی امداد اور خدمت خلق کا شعبہ کام کرتا رہے۔ لندن کا موسم ساتھ دیتا رہے۔ اگر بارش زیادہ ہو جائے' تو کیچڑ اور پانی کی وجہ سے ہر انتظام میں دقت پیش آنے لگتی ہے۔

سب سے اہم امر یہ کہ آنے والے آئیں اور بڑی تعداد میں آئیں۔ جلسہ سالانہ برطانیہ پر آنے والوں کی تعداد کا جو ایک ہلکا سا اندازہ احمدیہ ٹیلی ویژن پر ایک بے تکلف گفتگو میں حصہ لینے والے کر رہے تھے وہ یہ تھا کہ 12-13 ہزار افراد تشریف لے آتے ہیں۔ اس تعداد میں نہ صرف اضافہ ہو بلکہ اس تعداد کو موثر رنگ میں سنبھالنے کے انتظامات میں بھی کوئی رخنہ پیدا نہ ہو۔

اس لحاظ سے اور ہر لحاظ سے یہ دن دعاؤں کے دن ہیں۔ یہ لمحات دعاؤں کے لمحات ہیں۔ ہر عبادت جلسہ کی کامیابی کی دعا سے معمور ہو۔ ہر لحہ چلتے پھرتے اٹھتے بیٹھتے ہم محو دعا ہوں کہ اللہ تعالیٰ اپنے خاص فضل و کرم کے ساتھ اس جلسہ کو غیر معمولی کامیابی عطا کرے۔ ہر لحاظ سے امن و سکون کے لمحات میں وقت گزرے' اور یہاں سے جانے والے ایسی دولت حاصل کر کے جائیں کہ وہ تا زندگی ان کے کام آتی رہے۔ آمین۔

ربوہ میں شجرکاری کی مہم

محترم مولانا سلطان محمود انور صاحب ناظر اصلاح وارشاد نے جمعہ کے روز خطبہ میں ربوہ شہر کے بارے میں بتایا کہ 1948ء میں جب یہ شہر آباد کیا گیا تو دور دور تک نظر آنے والی خالی کلر زدہ بنجر زمین پر صرف ایک کیکر کا کانٹوں بھرا درخت تھا اس ایک درخت کے سوا نہ تو کوئی درخت تھا اور نہ ہی گھاس کا ایک تنکا تھا۔ لیکن آج اللہ کے فضل و کرم سے اور اہل ربوہ کی کوششوں کے طفیل ربوہ میں سبزہ اور درختوں کی بہتات ہے۔ (سب تعریفیں اللہ کے لئے ہیں)

موسم برسات میں شجرکاری کی مہم ربوہ میں بھی دیگر شہروں کی طرح منائی جاتی ہے۔ صدر عمومی کے انتظامات کے تحت ربوہ میں شجرکاری کے لئے پودے فراہم کئے جاتے ہیں۔ صدران محلہ کی زیر نگرانی گزشتہ سال ربوہ میں 5 ہزر پودے لگائے گئے۔ امسال بھی یہ مہم اس جوش و جذبہ سے جاری رہنی چاہئے اور جیسا کہ مولانا موصوف نے فرمایا پودے لگانے کے ساتھ ساتھ ان کی دیکھ بھال کی نگرانی بھی اسی توجہ سے ہونی چاہئے۔ تاکہ ہر سال ربوہ میں درختوں اور سبزے میں ایسا اضافہ ہوتا چلا جائے کہ اس شہر کو سبزے' درختوں اور باغوں کا شہر کہا جانے لگے۔ آمین۔

میں اپنی سوجھ بوجھ کو لاؤں گا کام میں
سینہ سپر رہوں گا ہر اک وار کے لئے
مَیں سُن رہا ہوں ان چھپے ہاتھوں کی داستاں
تیار ہیں جو اب رَسن و دار کے لئے
تو کیا سمجھ سکے گا مرے دل کی کیفیت
دیکھی ہے بیقرار کلی خار کے لئے؟

ابوالاقبال

حبیب الرحمان زیروی- اسسٹنٹ لائبریرین- خلافت لائبریری ربوہ

حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کے مکاتیبِ گرامی

حضرت حکیم نور الدین امام جماعت احمدیہ الاول کے نام

Digitized by Khilafat Library Rabwah

یہ ایک مکتوب ہے جو حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ نے بظاہر حضرت حکیم مولوی نور الدین امام جماعت اول کے نام بشیر اول کی وفات پر لکھا تھا مگر اس مکتوب کی متعدد نقول میاں شمس الدین ساکن قادیان (جو حضرت بانی سلسلہ کے استاد اول میاں فضل الٰہی کے بیٹے تھے۔ ابتدا اور عموماً حضرت صاحب کے مسودات کو خوشخط صاف کیا کرتے تھے) نے کی تھیں اور حضرت صاحب نے ایک نقل لدھیانہ کپورتھلہ کے احباب اور بعض / اخص احباب کو روانہ فرمائی تھیں۔ میں نے حضرت امام جماعت اول کے مکتوبات میں اسے چھوڑ دیا تھا اس لئے کہ وہ حقانی تقریر کے مضمون کا خلاصہ تھا اور میں نے اس جلد کے آخر میں اس کا ذکر بھی کیا تھا لیکن چونکہ یہ مکتوب متعدد احباب کو بھیجا گیا تھا اس لئے میں اس متفرق مکتوبات کے سلسلے میں اسے شائع کر دینا ضروری سمجھتا ہوں تاکہ وہ سلسلے کے ریکارڈ میں محفوظ ہو جاوے۔ اس مکتوب میں حضرت صاحب نے بعض احباب کے اخلاص خاص کا ذکر ان الفاظ میں فرمایا ہے کہ "یہ بشیر در حقیقت ایک شفیع کی طرح پیدا ہوا اور اس کی موت ان سچے (ایمان والوں) کے گناہوں کا کفارہ ہے جن کو اس کے مرنے پر للہ غم ہوا۔ یہاں تک کہ بعض نے کہا کہ اگر ہماری ساری اولاد مرجاتی اور بشیر جیتا رہتا تو ہمیں کچھ رنج نہ تھا"

یہ بزرگ جس نے اس اخلاص کا اظہار کیا وہ حضرت منشی محمد خانصاحب افسر بگھی خانہ کپورتھلہ تھے۔

حضرت امام جماعت اول ہمیشہ حضرت منشی محمد خانصاحب کے اس اخلاص پر رشک فرمایا کرتے تھے اور بارہا فرمایا کہ بشیر اول کی وفات پر جو شخص ہم سب سے آگے نکل گیا وہ محمد خاں تھا حقیقت میں یہ بڑا فضل اور بڑا کرم رب کریم کا ان پر تھا اور اس اخلاص و عقیدت کا ایک بین ثبوت دنیا نے دیکھ لیا کہ ان کی وفات پر اللہ تعالیٰ نے حضرت بانی سلسلہ کو بشارت دی کہ "اولاد سے نیک سلوک کیا جائے گا"

چنانچہ سب کے سب معزز و خوشحال ہونے اور اپنے اپنے رنگ میں اخلاص کا بہترین نمونہ ہیں اب میں اس مکتوب کو درج کر دیتا ہوں غور سے پڑھو اور امام جماعت الثانی (جس کو خدا نے اب ظاہر کر دیا ہے) کے مقام اور شان کو سمجھو۔

(عرفانی کبیر)

از عاجز عائذ باللہ الصمد غلام احمد بخدمت اخویم مخدوم و مکرم مولوی حکیم نور الدین صاحب (-)

عنایت نامہ پہنچا۔ آپ کا لفظ لفظ قوۃ ایمانی پر شاہد ناطق ہے عادۃ اللہ قدیم سے جاری ہے کہ وہ اپنے بندوں کو بغیر آزمائش کے نہیں چھوڑتا۔ اور ایسے ایمان کو قبول نہیں کرتا۔ جو آزمائش سے پہلے انسان رکھتا ہے اگر بشیر احمد کی وفات میں ایک عظیم الشان حکمت نہ ہوتی۔ تو خدا تعالیٰ ایسا رحیم و کریم تھا۔ کہ اگر بشیر غلم رمیم بھی ہوتا۔ تب بھی اس کو زندہ کر دیتا۔ مگر اللہ جل شانہ نے یہی چاہا تا اس کے وہ سب کام پورے ہوں۔ جن کا اس نے ارادہ کیا ہے۔ بشیر احمد کی وفات کا حادثہ ایسا امر نہیں ہے۔ کہ جو ایک صفا باطن اور دانا انسان کی ٹھوکر کھانے کا باعث ہو سکے۔ جب بشیر پیدا ہوا۔ تو اس کی پیدائش کے بعد صدہا خطوط پنجاب اور ہندوستان سے اس مضمون کے پہنچے کہ آیا یہی وہ لڑکا ہے۔ جس کے ہاتھ پر لوگ ہدایت پائیں گے۔ تو سب کو یہی جواب دیا گیا۔ کہ اس بارہ میں صفائی سے اب تک کوئی (خدائی خبر نہیں ملی) ہاں گمان غالب ہے۔ کہ یہی ہو۔ کیونکہ اس کی ذاتی بزرگی (خدائی خبروں) میں بیان کی گئی ہے۔ ایسے جوابات کی یہ بھی وجہ ہے۔ کہ خدا تعالیٰ نے اس پسر متوفی کے استعدادی کمالات اس عاجز پر کھول دیئے تھے۔ اور اس بنا پر قیاسی طور پر گمان کیا گیا تھا۔ کہ غالباً یہی (-) موعود ہے۔ کیونکہ ذاتی استعداد اور مقدس و مطہر ہونے کی حالت جو اس کی پیدائش کے بعد (خدائی خبروں) میں بیان کی گئی۔۔ وہ (-) موعود کے برابر بلکہ اس سے کہیں بڑھ کر بھی۔ مگر پیدائش کے بعد (ایسی خدائی خبر نہیں ملی) کہ یہی (-) موعود اور عمر پانے والا ہے۔ اور اسی تصفیہ کی غرض سے سراج منیر کے چھاپنے میں توقف در توقف ہوتی گئی۔

(خدائی خبریں) جو اس پسر متوفی کی نسبت اس کی پیدائش کے بعد (ملیں) ان سے خود مترشح ہوتا ہے۔ کہ وہ خلق اللہ کے لئے ایک ابتلائے عظیم کا موجب ہوگا۔ جیسا کہ (-) صاف فرما دیا۔ کہ وہ ابر رحمت ہے۔ مگر اس میں تاریکی ہے۔ اس تاریکی سے وہی آزمائش کی تاریکی مراد ہے۔ جو لوگوں کو اس کی موت سے پیش آئی۔ اور ایسے سخت ابتلاء میں پڑ گئے۔ جو ظلمات کی طرح تھا۔ یہ سچ ہے۔ اور بالکل سچ۔ کہ یہ عاجز اجتہادی غلطی سے اس خیال میں پڑ گیا تھا۔ کہ غالباً یہ لڑکا (-) موعود ہوگا۔ جس کی صفائی باطنی اور روشنی استعداد اور تطہر اور پاکیزگی کی اس قدر تعریف کی گئی ہے۔ مگر اجتہادی غلطی کوئی ایسا امر نہیں ہے کہ (خدائی خبر) پر کوئی دھبہ لگا سکے۔ ایسی' غلطیاں' اپنے مکاشفات کے سمجھنے میں (-) ہوتی رہی ہیں۔ بایں ہمہ جب لوگ پوچھتے رہے۔ کہ کیا یہ لڑکا (-) موعود ہے۔ تو ان کو بھی جواب دیا گیا۔ کہ ہنوز یہ امر قیاسی ہے۔ چونکہ خدا تعالیٰ نے ارادہ کیا تھا۔ کہ لوگوں کو ایک ابتلائے عظیم میں ڈالے۔ اور سچوں اور کچوں میں فرق کر کے دکھلا دے۔ اس وجہ سے یہ عاجز کہ ایک ضعیف بشر ہے۔ اس ارادہ کا مغلوب ہو گیا۔ اور یوں ہوا۔ کہ اس لڑکے کی پیدائش کے بعد اس کی طہارت باطنی اور صفائی استعداد کی تعریفیں (خدائی خبروں) میں بیان کی گئیں۔ اور پاک نور اللہ اور ید اللہ اور مقدس اور بشیر اور خدا بامسات اس کا نام رکھا گیا۔ سو ان (خدائی خبروں) نے یہ خیالات پیدا کئے کہ غالباً یہ وہی (-) موعود ہوگا۔ مگر پیچھے سے کھل گیا۔ کہ (-) موعود نہ تھا۔ مگر موعود کا بشیر تھا۔ اور روشن فطرتی اور کمالات استعدادیہ میں بہت بڑھا ہوا تھا اور وہ ہزاروں (ایمان والوں) کے لئے جو اس کی موت کے غم میں شریک ہوتے۔ بطور فرط کے ہوگا۔ پس یہ نہیں کہ وہ بے فائدہ آیا۔ بلکہ خدا تعالیٰ نے ظاہر کر دیا۔ کہ اس کی موت عظیم الشان ابتلاء کا ایک بھاری حملہ تھا۔ وہ ان کو جو اس حملہ کی برداشت کر گئے۔ عنقریب ایک تازہ زندگی بخشے گی۔ اور اپنی حالت میں وہ ترقی کر جائیں گے۔ یہ بشیر در حقیقت ایک شفیع کی طرح پیدا ہوا۔ اور اس کی موت ان سچے (ایمان والوں) کے گناہوں کا کفارہ ہے۔ جن کو اس کے مرنے پر محض للہ غم ہوا۔ یہاں تک کہ بعض نے کہا کہ اگر ہماری ساری اولاد مرجاتی۔ اور بشیر جیتا رہتا۔ تو ہمیں کچھ رنج نہ تھا۔ پس کیا ایسے لوگوں کے گناہوں کا وہ کفارہ نہ ہوگا۔ کیا ایسوں کے لئے وہ پاک اور معصوم شفیع نہیں ٹھہرے گا ضرور ٹھہرے گا۔ اور اس کی موت نے ایسے (ایمان والوں) کو زندگی بخشی ہے' غرض وہ (ایمان والوں) اور ثابت قدموں کے لئے جو اس کی موت کے غم میں محض للہ شریک ہوئے۔ ایک ربانی مبشر تھا۔ اللہ جل شانہ کے انزال رحمت اور روحانی برکت بخشنے کے لئے کئی طریقے ہیں۔ سو بشیر کی موت (ایمان والوں) کو برکت دینے کے لئے ان طریقوں میں سے ایک عمدہ طریقہ ہے۔ گو کوئی شخص اس عاجز پر اعتقاد رکھے یا نہ رکھے۔ اور اس ضعیف کو ملہم سمجھے یا نہ سمجھے۔ مگر بشیر کی موت سے اگر محض للہ اس کو غم پہنچا ہے۔ تو بلاشبہ اور اس کے لئے فرط اور شفیع ہوگا۔

یہ بھی یاد رکھنا چاہئے۔ کہ 20 فروری 1886ء کے اشتہار میں کہ جو (خبر) بظاہر ایک لڑکے کی بابت (-) سمجھی گئی تھی۔ در حقیقت وہ دو لڑکوں کی بابت (-) تھی۔ یعنی اشتہار مذکور کی پہلی یہ عبارت کہ خوبصورت پاک لڑکا تمہارا مہمان آتا ہے۔ اس کا نام عنموائیل اور بشیر بھی ہے۔ اس کو مقدس روح دی گئی ہے۔ وہ رجس سے (یعنی گناہ سے) پاک ہے۔ وہ نور اللہ ہے مبارک ہے جو آسمان سے آتا ہے۔ یہ تمام عبارت اس پسر متوفی کے حق میں ہے۔ اور مہمان کا لفظ جو اس کے حق میں استعمال کیا گیا ہے۔ یہ اس کی چند روزہ زندگی کے طرف اشارہ ہے کیونکہ مہمان وہی ہوتا ہے۔ جو چند روز رہ کر چلا جاوے۔ اور دیکھتے دیکھتے رخصت ہو جاوے۔ بعد کا فقرہ (-) موعود کے طرف اشارہ ہے۔ اور اخیر تک اسی کی تعریف ہے۔ چنانچہ آپ کو اور اجمالاً سب کو معلوم ہے کہ بشیر کی موت سے پہلے 10 جولائی 1887ء کے اشتہار میں یہ (خبر) شائع ہو چکی ہے۔ کہ ایک اور لڑکا پیدا ہونے والا ہے۔ جو اولوالعزم ہوگا۔ اور 8۔ اپریل 1887ء کے اشتہار میں وہ فقرہ (-) کہ انہوں نے کہا کہ آنے والا یہی ہے۔ یا ہم دوسرے کی راہ تکیں' اسی کی طرف اشارہ کرتا ہے۔ اور بشیر کی موت سے پہلے آپ قادیان میں ملاقات کے لئے تشریف لاوے۔ تو زبانی بھی اس آنے والے لڑکے کے بارے میں آپ کو (خدائی خبر سنادی گئی) یعنی یہ کہ ایک اولوالعزم پیدا ہوگا۔ (-) وہ حسن اور احسان میں تیرا نظیر ہوگا۔ سو (-) الٰہی (خبر) نے پہلے سے ظاہر کر دیا۔ کہ لڑکا ایک نہیں بلکہ دو ہیں۔ ہاں کسی مدت تک یہی اجتہادی غلطی رہی کہ لڑکا ایک ہی سمجھا گیا۔ 20 فروری 1886ء (کی خبر) جو لڑکے کی بابت تھی۔ وہ در حقیقت دو (خبروں) پر مشتمل تھی جو غلطی سے ایک سمجھی گئی۔ اور پھر بعد میں بشیر کی موت سے پہلے خود (خدائی خبر) نے اس غلطی کو رفع کر دیا۔ اگر (خدائی خبر) اس غلطی کو بشیر کی موت سے پہلے رفع نہ کرتی تو ایک غبی کو شبہات پیدا ہونے ممکن تھے۔ مگر اب کوئی گنجائش شبہ کی نہیں (-) اجتہادی غلطی جیسے کبھی علماؤں کو پیش آتی ہے۔ ایسے ہی علماء باطن کو بھی پیش آجاتی ہے۔ اور پاک دل آدمی ان امور سے ذرہ بھی متغیر نہیں ہوتے خدا تعالیٰ اپنے برگزیدہ بندوں کو ایسی حالت میں کب چھوڑتا ہے۔ اور اپنے انوار کو صرف اسی حد تک کب ختم کر دیتا ہے۔ بلکہ بعض وقت کی یہ اجتہادی غلطی خلق اللہ کے لئے موجب نفع عظیم کی ہوئی ہے۔ اور جب فرستادہ الٰہی کی سچائی کی کرنیں چاروں طرف سے کھلنی شروع ہوتی ہیں تب سالک کے لئے یہ اجتہادی غلطی ایک دقیق معرفت کا نکتہ معلوم ہوتا ہے۔ جس شخص کو خدا تعالیٰ سے کچھ غرض نہیں۔ اور معرفت الٰہی سے کچھ واسطہ نہیں۔ اور اس کا دین محض ہنسی اور ٹھٹھا ہے۔ اور اس کا مبلغ علم صرف موٹی باتوں اور سطحی خیالات تک محدود ہے۔ ایسے شخص کی نکتہ چینی اور اعتراضات کیا حقیقت رکھتے ہیں۔ وہ حباب کی طرح جلد گم ہو جاتے ہیں اور نور حقانیت اور برہان صداقت جب پورا پورا اپنا پر تو دکھلاتے ہیں تو ایسے ظلماتی اعتراضات کہ ایک غبی اور مردہ دل کے مونہہ سے نکلتے ہیں۔ ساتھ ہی ایسے معدوم ہو جاتے ہیں۔ کہ گویا وہ کبھی ظہور پذیر نہیں ہوئے تھے (-)

یہ بالکل سچ اور سراسر سچ ہے۔ کہ سچا رجوع اور سچا یقین بجز سچی معرفت کے جو آسمان سے نازل ہوتی ہے۔ بالکل غیر ممکن ہے۔ یہ کام مجرد عقلی دلائل سے ہرگز نہیں ہو سکے گا۔ وہ اتم اور

باقی صفحہ 7 پر

ایک اچھی بات

قربانی صرف اس بات کا نام نہیں کہ کبھی کبھار کوئی بڑی بات سامنے آئے تو اس کے لئے قربانی کی جائے۔ قربانی ایک رویہ ہے جو آپ کی ہر بات میں اور آپ کے ہر کام میں شامل ہو جانا چاہئے۔ حقیقت یہ ہے کہ ترقی کا راز بھی یہی ہے۔

یاد رفتگان

مرزا امیر احمد

مولانا سلطان احمد صاحب پیر کوٹی

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ہمارے ابا جان مولانا سلطان احمد صاحب پیر کوٹی 15- اپریل 1997ء کو صبح آٹھ بجے کے قریب اپنے خالق حقیقی کے حضور حاضر ہو گئے۔ 3 ماہ گزر جانے کے باوجود آپ کو وفات یافتہ لکھتے ہوئے ہاتھ لرزتا ہے۔

آپ یکم جون 1923ء کو پیر کوٹ ضلع گوجرانوالہ (اب حافظ آباد) میں میاں پیر محمد صاحب کے ہاں پیدا ہوئے۔ آپ کے والد۔ تایا۔ چچا اور دادا سب کو حضرت بانی سلسلہ احمدیہ کا رفیق ہونے کا شرف حاصل ہے۔

ابتدائی تعلیم گاؤں ہی میں حاصل کرنے کے بعد آپ کو قادیان میں مدرسہ احمدیہ میں داخل کر دیا گیا۔ اس طرح آپ کو شروع ہی سے دینی اور علمی ماحول میسر رہا۔ مدرسہ احمدیہ سے آپ نے مولوی فاضل کا امتحان پاس کیا۔

جنگ عظیم کے دوران حضرت امام جماعت الثانی کی اپیل پر لبیک کہتے ہوئے آپ فوج میں بھرتی ہو گئے اور آسام اور برما کے محاذوں پر فرائض انجام دئے۔ جنگ کے ختم ہونے پر آپ فارغ ہو کر قادیان آگئے اور اپنے آپ کو وقف کے لئے پیش کر دیا۔ آپ کو یہ شرف حاصل ہوا کہ حضرت امام جماعت الثانی نے آپ کو شعبہ زود نویسی میں تعینات فرمایا۔ اس شعبہ کی ذمہ داری حضرت امام جماعت الثانی کے تمام خطبات اور تقاریر کو ساتھ ساتھ لکھ کر محفوظ کرنا ہوتا تھا۔ آج کل تو ٹیپ ریکارڈر اور وی۔ سی۔ آر جیسی ایجادات نے یہ کام نہایت آسان کر دیا ہے مگر اس وقت یہی ایک طریقہ تھا کہ حضرت صاحب کے خطبات کو ساتھ ساتھ لکھ کر ان کو الفضل میں شائع کر دیا جاتا۔ جب تک آپ اس شعبہ میں رہے آپ نے اپنے رفقائے کار کے ساتھ اس کام کو پوری تندہی کے ساتھ انجام دیا۔

آپ کی شادی آپ کے چچا حافظ محمد اسحاق صاحب کی بڑی بیٹی سے ہوئی شادی کے تھوڑی دیر بعد ہی تقسیم پاک و ہند سے قبل مسلمانوں کے لئے دور ابتلاء شروع ہو گیا۔ اللہ تعالیٰ نے حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی امام کی دعاؤں کے طفیل قادیان کو اس قسم کی قتل و غارت گری سے محفوظ رکھا جس کے نظارے ہندوستان کے دوسرے شہروں میں لوگوں نے دیکھے۔ مگر قادیان جو کہ جماعت احمدیہ کا مرکز تھا اس کی حفاظت ایک عظیم فرض تھا۔ جو خدام نے دن رات ایک کر کے انجام دیا۔ ابا جان کو بھی ان خدام کے ہمراہ اس عظیم فرض کی انجام دہی میں حصہ لینے کا موقع ملا قادیان میں جس مکان میں ابا جان رہائش پذیر تھے اس کو بھی آبزرویشن پوسٹ بنایا گیا تھا۔ ابا جان بھی اس پوسٹ پر ڈیوٹی دیتے رہے تاآنکہ آبزرویشن پوسٹوں کو ختم کر کے سب خدام کو بورڈنگ ہاؤس میں بلوالیا گیا جہاں سے بڑے نظم و ضبط کے ساتھ ایک بڑے کانوائے کی صورت میں قادیان کی آبادی کو پاکستان منتقل کیا گیا۔

پاکستان میں نئے مرکز سلسلہ ربوہ کی بنیاد پڑی تو حضرت امام جماعت الثانی کے ربوہ منتقل ہونے کے ساتھ ہی ابا جان بھی ربوہ آگئے اور ان کوارٹروں میں جن کو عرف عام میں کچے کوارٹر کے نام سے موسوم کیا جاتا ہے آپ کو رہائش ملی۔

قیام پاکستان کے بعد ابھی لوگوں نے سکون کا سانس لیا ہی تھا کہ پنجاب میں 1953ء کے فسادات کی آگ بھڑک اٹھی۔ ابا جان نے ہمارے موجودہ امام ہمارے حضرت مرزا طاہر احمد صاحب کی قیادت میں (جو اس وقت قائد خدام الاحمدیہ ربوہ تھے) حفاظت مرکز کے فرائض انجام دیئے۔

امامت ثانیہ کے آخری کچھ عرصہ میں آپ کی خدمات نظارت زراعت کے سپرد کر دی گئیں۔ اس عرصہ میں آپ احمد آباد اسٹیٹ سندھ میں مفوضہ فرائض انجام دیتے رہے۔ امامت ثالثہ کے دوران ایک مرتبہ پھر آپ کو شعبہ زود نویسی میں بلا لیا گیا۔ 1970ء تک آپ اس شعبہ میں خدمات بجالاتے رہے۔ 1970ء میں آپ کی خدمات جماعت احمدیہ کے مرکزی اخبار روزنامہ الفضل کے سپرد کر دی گئیں۔ یہاں آپ 1983ء میں ریٹائرمنٹ کے وقت بطور معاون ایڈیٹر الفضل خدمات بجالاتے رہے۔ اس عرصہ میں آپ کو تحریر میں اپنے جوہر دکھانے کا موقعہ ملا۔ الفضل میں آپ کے بے شمار علمی مضمون چھپتے رہے۔

اللہ تعالیٰ نے حضرت بانی سلسلہ احمدیہ کو سلطان القلم کا خطاب عطا فرمایا تھا۔ اللہ تعالیٰ نے آپ کے گروہ میں شامل ہونے والوں کو بھی سلطان القلم کی فوج کا سپاہی بننے اور قلم کے جوہر دکھانے کے مواقع عطا فرمائے۔ ابا جان کو بھی اللہ تعالیٰ نے سلطان القلم کی پیروی کے طفیل تحریر کے ملکہ سے وافر حصہ عطا فرمایا تھا۔

1- جیسا کہ پہلے ذکر آچکا ہے روزنامہ الفضل میں اپنے فرائض کی بجا آوری کے دوران آپ نے بے شمار مضامین تحریر فرمائے جو الفضل کے صفحات کی رونق بنتے رہے۔

2- ماہنامہ خالد میں کافی عرصہ تک آپ کا مستقل کالم معلومات عامہ چھپتا رہا جس میں ابا جان خدام کے ارسال کردہ سوالات کے جوابات پوری تحقیق و تصدیق کے بعد دیا کرتے تھے۔

3- حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کے "کلام الٰہی" کے بارہ میں ارشادات کو یکجا کر کے شان (کلام الٰہی) کے نام سے شائع کیا۔

4- اسی طرح آنحضرت ﷺ کے بارے میں حضرت بانی سلسلہ احمدیہ کے ارشادات کو شان رسول عربی ﷺ کے نام سے مرتب کیا۔

5- فضل عمر فاؤنڈیشن نے حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی کے خطبات جمعہ و خطبات عیدین کا ایک حصہ مرتب کرنے کا فریضہ آپ کے سپرد کیا۔ جو آپ نے نہایت ذمہ داری سے انجام دیا۔ یہ خطبات "خطبات محمود" کے نام سے شائع ہو رہے ہیں۔

6- حضرت امام جماعت الثانی کے رؤیاء و کشوف بھی آپ نے مرتب فرمائے یہ بھی فضل عمر فاؤنڈیشن کے زیر اہتمام شائع ہو چکے ہیں۔

7- حضرت بانی سلسلہ احمدیہ نے اپنی تصنیفات اور ملفوظات میں کلام الٰہی کی جو تشریح بیان فرمائی وہ بھی آپ نے جمع کی۔ جو آٹھ جلدوں میں شائع ہو چکی ہے۔

8- حضرت امام جماعت الاول کی بیان کردہ کلام الٰہی کی تشریح مختلف کتب۔ رسائل و اخبارات سے جمع کی جو حقائق (-) کے نام سے چار جلدوں میں شائع ہو چکی ہے۔

9- مذکورہ بالا تصانیف کے علاوہ کئی مسودات ابا جان ترتیب دے چکے تھے مگر آپ کی زندگی میں ان کی اشاعت ممکن نہ ہو سکی۔ ان کی تفصیل ذیل میں درج ہے۔

(ا) حضرت بانی سلسلہ احمدیہ نے آنحضرت ﷺ کے فرمودات مبارکہ کی جو تشریح اپنی تصنیفات و ملفوظات میں فرمائی اسے آپ نے ایک جگہ جمع کر دیا ہے۔ یہ کتاب کتابت کے مرحلے سے گزر رہی ہے۔

(اا) پیر کوٹ اور ضلع گوجرانوالہ (اب ضلع گوجرانوالہ و حافظ آباد) سے تعلق رکھنے والے رفقائے بانی سلسلہ احمدیہ کا تعارف تدوین کے مرحلہ میں ہے۔ ابھی میں ابا جان کے کاغذات کا تفصیلی جائزہ نہیں لے سکا ہو سکتا ہے آپ کے مرتب کردہ کچھ اور مسودات بھی دستیاب ہو جائیں۔

ابا جان عبادات کے پابند تھے۔ نومبر 1995ء میں آپ پر برین ہیمرج کا شدید حملہ ہوا۔ آپ 48 گھنٹے تک بے ہوش رہے۔ اللہ تعالیٰ نے فضل فرمایا اور آپ اس بیماری سے صحت یاب ہوئے اور ہوش و حواس نے آپ کا ساتھ دیا تو آپ نے باقاعدگی سے (عبادت) ادا کی۔ 1996ء کا ماہ رمضان آیا تو نہایت افسوس کرتے ہوئے فرمایا کہ زندگی میں پہلی مرتبہ میں روزے نہیں رکھ سکا۔ اس سال بھی روزہ نہ رکھ سکنے کا افسوس کرتے ہوئے۔ بڑے اہتمام سے آپ نے پچھلے سال بھی اور اس سال بھی فدیہ صیام ادا کیا۔ کلام الٰہی کا کافی حصہ آپ نے حفظ کر رکھا تھا۔ بیماری کے بعد آپ باقاعدگی سے اس حفظ شدہ حصہ کو روزانہ دہراتے رہتے۔ اور یہ سلسلہ آپ کی وفات تک جاری رہا۔

حضرت بانی سلسلہ احمدیہ نے مخلوق خدا سے ہمدردی پر بہت زور دیا ہے۔ میں نے جب سے ہوش سنبھالا ہے ابا جان کو لوگوں کے کام کرتے دیکھا۔ کوئی ان پڑھ بہن یا بھائی ان کے پاس آتا کہ خط لکھ دیں یا کوئی درخواست لکھ دیں تو ابا جان سب نہایت خوش دل سے ان کا یہ کام کر دیتے۔ بعض ناواقف غریبوں اور بیواؤں کی جماعت کے متعلقہ شعبوں کی طرف رہنمائی کر کے ان کی مدد کرتے اس کے نتیجے میں وہ لوگ آپ کو اور آپ کے بچوں کو دعاؤں سے نوازتے جب جیب اجازت دیتی تو آپ ذاتی طور پر بھی غریبوں اور بیواؤں کی مدد کرتے۔

ایوب خان کے دور حکومت میں جنگ عظیم دوم میں خدمات بجالانے والے سابق فوجیوں کے لئے ایک فنڈ قائم کیا گیا (اب اس کا دائرہ پاک فوج کے شہیدوں اور ریٹائرڈ فوجیوں تک بڑھا دیا گیا ہے)۔ جس سے ان کے بچوں کو تعلیمی وظائف دئے جاتے تھے۔ ابا جان نے گھر گھر جا کر ایسے لوگوں کا پتہ چلایا اور ان کو اس فنڈ کے متعلق بتایا۔ جس کے نتیجے میں ربوہ میں کئی سابق فوجیوں کے بچوں اور بچیوں نے یہ وظائف حاصل کئے۔ اور اس طرح ان کا تعلیمی سفر بلا روک ٹوک جاری رہا۔ بیواؤں کو پنشن کے حصول میں بڑی دقتیں پیش آتی ہیں۔ ابا جان ان کی رہنمائی کرتے۔ بعض اوقات اپنے خرچ پر ان کو اپنے ساتھ متعلقہ افسروں تک لے کر جاتے۔ اور ان کا کام کرانے کی حتی الامکان کوشش کرتے۔ ابا جان کی وفات کے بعد ایسے بہت سے سابق فوجی اور بیوائیں میرے پاس تعزیت کے لئے آئیں اور انہوں نے خاکسار کو بتایا کہ ابا جان کس طرح ان کے دکھ درد میں ان کے کام آتے تھے۔ وہ لوگ جن کے کام ابا جان کی معرفت ہوتے تھے وہ تو آپ سے خوش ہوتے ہی تھے ڈسٹرکٹ آرمڈ سروسز ویلفیئر بورڈ کے افسران بھی آپ کی کارکردگی سے بہت خوش تھے۔ چنانچہ جب پیرانہ سالی کی وجہ سے ابا جان کو ویلفیئر آفیسر کے فرائض سے سبکدوش کیا گیا تو محکمہ کی طرف سے آپ کو تہنیتی سرٹیفکیٹ دیا گیا۔

ان لوگوں کے علاوہ جن کے کام کسی نہ کسی رنگ میں ابا جان کے ذریعہ ہوتے تھے بہت کم لوگوں کو ابا جان کا دوست کہا جا سکتا ہے۔ کیونکہ ابا جان اپنی بے لاگ رائے کے اظہار سے بالکل نہیں جھجکتے تھے۔ اس لئے ظاہر ہے کہ جس کو بھی ابا جان کی رائے پسند نہ آتی وہ آپ کے زمرہ دوستی سے نکل جاتا۔ لیکن اس کے باوجود حضرت مولوی عبد اللطیف صاحب بہاولپوری۔ حضرت چوہدری محمد شریف صاحب سابق مربی گیمبیا اور مکرم حکیم محمد اسلم صاحب فاروقی ایسے بزرگ ہیں جن کے ساتھ ابا جان کے قریبی تعلقات تھے۔ چوہدری محمد شریف صاحب نے وفات پائی تو ابا جان کی صحت ٹھیک نہ تھی آپ کو چوہدری صاحب کی وفات کا بہت صدمہ ہوا۔ آپ نے ایک تعزیتی مضمون بھی الفضل کے لئے تحریر کیا۔ چوہدری صاحب کی وفات کے بعد بھی ان کے اہل خانہ سے ابا جان کا رابطہ رہا۔

ابا جان کی اولاد میں خاکسار کے علاوہ ایک بیٹا مرزا منیر احمد اور دو بیٹیاں مسرت شاہ اور فرحت سلطان ہیں۔ سب شادی شدہ ہیں۔ میرے علاوہ تینوں بچے امریکہ میں مقیم ہیں۔ ابا جان کے تین پوتے ایک پوتی اور ایک نواسہ اور تین نواسیاں ہیں ابا جان بچوں سے بہت محبت کرتے۔

گزشتہ ایک سال سے تو میں ابا جان کے پاس ہی مقیم تھا۔ لیکن جب میں الگ رہتا تھا تو بھی جب بچے ابا جان سے ملنے جاتے تو بہت خوش ہوتے گھر میں جو بھی پھل وغیرہ موجود ہوتا بچوں کو کھانے کے لئے دیتے۔ اسی طرح جب بھی ہمارے ہاں آتے تو بھی بچوں کے لئے کچھ نہ کچھ ضرور

لاتے۔ اپنی اکلوتی پوتی سے تو ان کو بہت پیار تھا۔ ہر عید پر اپنی بلیحہ بیٹی کے لئے خود چوڑیاں خریدتے بیٹیوں اور بہوؤں سے بھی پیار اور شفقت کا سلوک کرتے۔

اباجان کی بیماری کے دوران اور اس کے بعد جب سے ہم اباجان کے پاس مقیم تھے میری اہلیہ نے اپنی بساط سے بڑھ کر اباجان کی خدمت کی۔ اللہ تعالیٰ اسے جزائے خیر عطا فرمائے۔ اباجان بھی اپنی بڑی بہو کی خدمت کا ہر ایک سے اعتراف کرتے تھے۔ اور اس سے بہت زیادہ محبت و شفقت کا سلوک کرتے تھے۔

احباب جماعت دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ اباجان کی مغفرت فرمائے ان کے درجات بلند فرمائے۔ اور ہم سب کو صبر جمیل عطا فرمائے۔ اور ہمیں ابا جان کے اخلاق حسنہ کو اپنانے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

یاد رفتگان

فضل احمد شاہد مربی سلسلہ

مکرم صوبیدار عبدالرشید صاحب

میرے پیارے اور واجب الاحترام سسر جو میرے خالہ زاد بھائی بھی تھے 11۔ جولائی بروز جمعہ اس جہان فانی سے رحلت فرما گئے ان کی عمر قریباً 68 سال تھی۔ وہ چند سالوں سے دل کے عارضہ میں مبتلا تھے مگر ان کی محنت و مشقت سے عادی زندگی نے انہیں جوان دل اور بہادر بنایا تھا۔ اور اس وجہ سے وہ آخر تک تندرست نظر آئے اور ایک فعال زندگی بسر کی اس لئے ان کی رحلت ایک اچانک حادثہ ہے اور قبل از وقت معلوم ہوتا ہے اور ایسے مواقع پر مجھے کسی کا شعر یاد آتا ہے

وہم میں بھی یہ نہ آیا تھا کبھی ہم کو خیال
اتنی جلدی وہ کریں گے راہ جنت اختیار

جہاں تک میں نے اور دیگر احباب نے ان کی شخصیت کو دیکھا ہمیں ان کی ذات میں ایک مخلص احمدی کا کردار نظر آیا اس کی چند جھلکیاں پیش خدمت ہیں۔

انہوں نے 1947ء میں مقبوضہ کشمیر سے نقل مکانی کی۔ چند سالوں بعد وہ بھون ضلع چکوال میں آباد ہوئے۔ 1982ء میں بھون کو چھوڑا اور ربوہ سکونت اختیار کی۔ ان کے متعلق بیان کیا جاتا ہے کہ وہ دنیا کے جھمیلوں سے اپنے آپ کو آزاد کر کے خدا کی رضا کی خاطر ربوہ تشریف لائے اور دار العلوم جنوبی میں اپنا ذاتی مکان بنایا۔ بھون میں ان کی زمین اور مکان تھا ان کو فروخت کیا اور پھر ربوہ سے ایسی گہری وابستگی پیدا کی کہ بھون کو قریباً بھلا بیٹھے۔ اور مرکز احمدیت کی آزاد پر امن اور روحانیت سے بھرپور فضاؤں میں چین سے رہنے لگے۔ انہوں نے قریباً 18 سال گزار کر حضرت امام جماعت اور علماء سلسلہ سے گہرا تعلق رکھا اور ہر رنگ میں برکات حاصل کیں موصوف کو عبادت سے خاص شغف تھا۔ وہ پانچوں اوقات کی عبادت کو پابندی سے ادا کرتے۔ وہ بیت الذکر میں وقت سے بہت پہلے حاضر ہوتے۔ جمعہ میں ناغہ انہیں کسی صورت میں گوارا نہ تھا اور بیت اقصیٰ میں وقت سے پہلے پہنچنے کی بھرپور کوشش کرتے اور اس امر کی ہم سب کو بھی تلقین کرتے رہتے کہ ہم قبل از وقت جمعہ اور دیگر اوقات کی عبادت کے لئے حاضر ہوں۔ وہ اس امر کا بھی خیال رکھتے کہ ہم اپنے بچوں کو عبادات کا پابند بنائیں اور خود اپنے بچوں اور پوتوں' نواسوں کو اس کی تلقین کرتے رہتے۔ آخر شب کی عبادت کا انہیں خاص شغف تھا۔ وہ بلاناغہ اس کے پابند نظر آتے اور دیر تک دعاؤں میں مصروف رہتے انہیں صبح اٹھنے کے لئے کسی الارم کی ضرورت نہ تھی۔ بے اختیار اپنے وقت پر اٹھ جاتے۔ اس سلسلہ میں انہوں نے مسکراتے ہوئے ایک واقعہ بیان کیا کہ مجھے ایک معلم صاحب کہتے ہیں کہ صوبیدار صاحب آپ جب بیت الذکر میں آئیں تو ہمیں جگایا کریں۔ صوبیدار صاحب کہتے میں نے انہیں کہا کہ معلمین اور مربیان تو ہمیں جگانے کے لئے آئے ہیں نہ کہ ہم انہیں جگائیں۔ اس دلچسپ انداز میں انہوں نے معلم صاحب کو ان کی ذمہ داری یاد دلادی۔

موصوف کی عبادات اور دعاؤں سے شغف کا ہی یہ بھی ثبوت ہے کہ وہ جس دن دنیا سے رخصت ہوئے اس دن بھی پیدل چل کر بیت اقصیٰ میں تشریف لے گئے اور جمعہ کی عبادت ادا کی۔ جس شخص کو عبادت سے عشق ہو اس کو بیوت الذکر سے بھی محبت ہو جاتی ہے۔ چنانچہ صوبیدار صاحب نے بھون کی بیت الذکر کی تعمیر میں ہر پہلو سے جوش و خروش سے حصہ لیا اور دار العلوم جنوبی میں انہوں نے ڈاکٹر شریف صاحب کو بیت الذکر کی تحریک کی جس پر ڈاکٹر صاحب نے بیت الذکر کے لئے جگہ دی اور پھر ان کی تحریک پر عمارت بھی بنادی موصوف کو ہر پہلو سے دین سے لگاؤ تھا۔ اس کے ثبوت میں' میں یہ عرض کرتا ہوں کہ موصوف کے 4 بیٹے ہیں۔ ان میں سے ایک عزیزم شفیق احمد مربی سلسلہ ہیں۔ دوسرا بیٹا عبدالنور انسپکٹر تحریک جدید کے طور پر خدمت کی توفیق پا رہا ہے موصوف کی تین بیٹیاں ہیں ان میں سے 2 کے رشتے مربیان سلسلہ سے ہوئے۔ خاکسار کے علاوہ مکرم محمد شفیق صاحب مربی سلسلہ ان کے داماد ہیں۔ جب ان سے ان کی بیٹی کا رشتہ طے ہوا تو بڑے خوش ہو کر کہا کہ میری خواہش تھی کہ میرا داماد واقف زندگی ہو اور وہ خواہش پوری ہو گئی۔ ان کے تیسرے داماد عبدالمنان صاحب بھی ماہنامہ انصار اللہ کے دفتر میں کارکن ہیں۔ بحیثیت واقف زندگی میرا انہوں نے بے حد احترام کیا۔ اور ہمیشہ میری خدمت ہی کرتے رہے۔ میرا ان سے روز مرہ کا واسطہ رہا۔ مگر ہر بار ملاقات میں یوں محسوس ہوتا کہ شاید ان کا کوئی گہرا دوست ایک عرصہ سے ان سے مل رہا ہو۔ میری اور ان کی ملاقاتوں میں جماعتی امور پر ہی اکثر گفتگو ہوتی اور اس طرح ہم دونوں ہی ایک دوسرے کا دل بہلانے کا موجب ہوتے۔ افسوس یہ ملاقاتیں ختم ہو گئیں خدا کرے کہ آخرت میں پھر ہماری ملاقاتیں ہوں۔

موصوف کی ساری زندگی یہ بتاتی ہے کہ انہیں انسانوں کے تمام طبقوں کی خدمت کا شوق تھا انہیں مخدوم بننا پسند نہیں تھا چنانچہ وہ اپنے جملہ اہل خانہ۔ جملہ عزیزوں۔ اہل محلہ۔ احمدیوں اور غیر احمدیوں کے خادم رہے اس سلسلہ میں بکثرت واقعات ہیں موصوف کی سیرت کا ایک نمایاں پہلو مہمان نوازی تھا۔ اس وصف میں انہیں کمال حاصل تھا۔ جو بھی ان کا واقف ہوتا وہ ان کا مہمان خوشی سے بنتا اور یہ اس کے میزبان اتنی بشاشت سے بنتے کہ جیسے انہیں ایک بہت قیمتی نعمت حاصل ہوئی ہو۔ ان مہمانوں میں جماعت کے مربیان معلمین انسپکٹران رشتہ دار احمدی اور غیر احمدی سب شامل ہیں۔ میں ان سے گہرا واقف اور ہمراز ہوتے ہوئے یہ لکھتا ہوں کہ مہمانوں کو دیکھ کر کبھی ایک موقع پر بھی ان کی پیشانی پر بل نہیں آیا۔ خدا تعالیٰ اس میزبان کو آخرت میں بے پناہ اجر بخشے اور خدا کے فرشتے اس کی میزبانی کریں۔

والدہ کی خدمت کی بڑی فضیلت آتی ہے اس وصف میں بھی موصوف نمونہ تھے۔ انہوں نے والدہ کی خدمت کا حق ادا کیا۔ موصوفہ آخری سانس تک ان کے پاس رہیں وہ اگر کسی اور بیٹے یا بیٹی کے پاس گئیں تو جلد بے قراری سے واپس آ گئیں۔ کیونکہ صوبیدار صاحب کا گھران کے لئے لازوال سکون کا باعث بن گیا تھا۔ موصوفہ کی وفات کے بعد بہشتی مقبرہ میں بار بار حاضر ہو کر وہ اپنی والدہ کی اخروی فلاح و بہبود کے لئے التجائیں کرتے۔

صوبیدار صاحب کی ہمدردیاں غرباء اور ایسے لوگوں سے بھی خاص تھیں جو معاشرہ کی نظر میں چھوٹے ہوں۔ وہ ان سے بھی پیار سے ملتے۔ ان کے مسائل حل کرتے۔ ایک غریب خاندان کی لڑکی کے رشتہ کا انہوں نے انتظام کیا۔ اس سلسلہ میں جس قدر ضروری اخراجات ان کے بس میں تھے انہوں نے اپنی جیب سے کئے۔ موصوف کا وجود بیماروں کے لئے خاص رحمت تھا کوئی مریض جن سے ان کی شناسائی ہوتی اور وہ فضل عمر ہسپتال میں داخل ہوتا وہ اس کی عیادت اپنا فرض سمجھتے اور بار بار ہسپتال جا کر اس کی دیکھ بھال کرتے۔ ایک صاحب کو جو ہماری برادری میں سے تھے ایک حادثہ پیش آیا۔ ایسے معلوم ہوتا تھا کہ ان صاحب کو سنبھالنا صرف صوبیدار صاحب کی ذمہ داری ہے موصوف نے اس حادثاتی مریض کے لئے 24 گھنٹے وقف کر دئے انہوں نے فضل عمر ہسپتال اور پھر جنرل ہسپتال لاہور کو اپنا ٹھکانہ بنالیا۔ اور اس مریض کی اس قدر خاطر مدارات کی کہ ان کے بھائیوں اور باقی اقرباء کو پیچھے چھوڑ گئے۔

میرے محسن اور پیارے بھائی کی سیرت کے نقوش متعدد سینوں میں انمٹ صورت میں قائم ہیں جن کے تذکرے ہو رہے ہیں۔ اور ہوتے رہیں گے۔ مگر الفضل کی مجبوریوں کی بناء پر میں نے دریا کو کوزے میں بند کرنے کی کوشش کی

باقی صفحہ 7 پر

فلک پہ آنکھ زمیں پر دماغ رکھے گا
کہیں ستارہ کہیں پر چراغ رکھے گا

نئی زمینوں میں بس جائے گا مگر اپنے
دلِ فسردہ پہ ہجرت کا داغ رکھے گا

ہر ایک آنکھ میں خوابوں کے بیج بوئے گا
ہر ایک ہاتھ پہ خوشیوں کے باغ رکھے گا

نکل بھی جاؤں میں دل سے گریز کرکے اگر
ستارۂ شبِ غم تو سراغ رکھے گا

وہ آئے گا تو بدل دے گا سارا منظر ہی
کہیں ستارہ کہیں پر چراغ رکھے گا

اکرم محمود

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بین المملکتی حالات - واقعات - شخصیات

گجرال حکومت زوال کی راہ پر

بھارت کے وزیراعظم آئی- کے- گجرال کی حکومت دن بدن بے یقینی کی حالت کی طرف رواں دواں ہے سب سے پہلے تو وزیراعظم آئی- کے- گجرال کی اپنی پارٹی جنتا دل میں اختلافات پیدا ہوئے اور پارٹی دو دھڑوں میں منقسم ہو گئی- یہ اس وجہ سے ہوا کہ اس پارٹی کے صدر لالو پرشاد یادیو پر کرپشن کے الزامات لگنے پر جب ان سے پارٹی کی صدارت سے مستعفی ہونے کے لئے کہا گیا تو انہوں نے انکار کر دیا- پھر ان سے بہار کی وزارت اعلیٰ سے علیحدہ کرنے کی کوشش کی گئی تو انہوں نے یہ کوشش بھی کامیاب نہ ہونے دی- اس پر پارٹی میں اختلافات پیدا ہو گئے اور ایک دھڑے نے علیحدہ پارٹی بنالی جس کے نتیجہ میں تین وزراء اپنے سترہ ساتھیوں سمیت حکومت سے علیحدہ ہو گئے- حالانکہ وہ کہتے یہی رہے کہ ہم حکومت کے ساتھ ہیں- اس کے بعد تامل ناڈو کی ڈی- ایم- کے پارٹی نے بھی حکومت کی وزارتوں سے استعفے داخل کر دیئے- اور اس طرح چار مزید وزراء حکومت سے الگ ہو گئے- اور ان میں انڈسٹری منسٹر بھی شامل تھے- اگرچہ اس پارٹی نے بھی یہی کہا کہ وہ حکومت کی حمایت جاری رکھیں گے- اس صورت حالات میں کانگریس پارٹی کی اہمیت بہت بڑھ گئی کیونکہ اس کے پاس 140 ممبروں کی جماعت ہے- اور اس وجہ سے گجرال حکومت کے لئے وہ اہمیت کی حامل ہے- ویسے کانگریس فی الحال پچھلا تجربہ دہرانا نہیں چاہتی کیونکہ پچھلے وزیراعظم دیوے گاوڑا کی مخلوط حکومت کو گرانے کے بعد بھی وہ خود اقتدار حاصل نہ کر سکی تھی اس لئے گو اب بھی اس کی آخری منزل اقتدار کا حصول ہی ہے لیکن وہ آہستہ چل رہی ہے اس لئے شائد مسٹر گجرال کو تھوڑا وقت اور مل جائے مسٹر ستیارام صدر کانگریس کا خیال ہے کہ کچھ عرصہ کے بعد مخلوط حکومت میں شامل پارٹیاں خود ہی ان کو اقتدار پلیٹ میں رکھ کر دے دیں گی- اس لئے وہ کچھ دیر انتظار کرنے کے موڈ میں ہیں- لیکن بھارت کے لئے اس صورت حال کا جاری رہنا کوئی فائدہ مندبات نہیں ہے کیونکہ ایسی کمزور حکومت کوئی بھی کام پوری دلجمعی سے نہیں کر سکتی-

OOO

پاکستان میں تعلیمی فروغ

ایک رپورٹ میں بتایا گیا ہے کہ پاکستان شرح خواندگی کے لحاظ سے دنیا میں 139 ویں نمبر پر ہے پاکستان میں سرکاری ذرائع کے مطابق شرح خواندگی 36.8 فی صد ہے دیہاتوں میں یہ شرح 27 فی صد اور شہروں میں 56.6 فی صد ہے- جبکہ غیر سرکاری ذرائع کے مطابق پاکستان میں شرح خواندگی 25 فی صد ہے- اس کے مقابلہ میں سارک اور دیگر ہمسایہ ممالک میں یہ شرح اس طرح ہے- سری لنکا 90 فی صد- بھارت 50 فی صد بنگلہ دیش 40 فی صد- انڈونیشیا 60 فی صد اور اردن میں 55 فی صد متحدہ عرب امارات- 60 فی صد اور پورے یورپ میں شرح خواندگی 90 تا 100 فی صد ہے- حقیقت یہ ہے کہ تعلیم کے لئے پاکستان میں کبھی بھی کسی حکومت نے کوئی توجہ نہیں دی- ہر آنے والی حکومت ایک نئی تعلیمی پالیسی متعارف کرواتی ہے جس کو ہر اس کے بعد آنے والی حکومت ناقص قرار دے کر اپنی نئی پالیسی کا اعلان کرتی ہے- اس طرح تعلیمی پالیسیاں تعطل کا شکار رہتی ہیں اور ہم وہ مقاصد حاصل کرنے میں ناکام رہتے ہیں جو ایک ملک کو ترقی یافتہ بنانے کے لئے بنیاد کا کام دیتے ہیں-

تعلیم کے فروغ نہ ہونے کی بہت سی وجوہات ہیں لیکن بنیادی امر یہ ہے کہ پاکستان میں تعلیم کو کبھی بھی وہ اہمیت نہیں دی گئی جو اس کا حق تھا- 97-1996ء کے بجٹ میں تعلیمی شعبہ کے لئے کل پیداوار کا 7ء 2 فی صد مختص کیا گیا- جبکہ گزشتہ سال 2.9 فی صد تھا- اور اس طرح 2ء 0 فی صد کی کمی ہو گئی- جبکہ آبادی کے بڑھنے کے ساتھ ساتھ تعلیم کے اخراجات میں اضافہ لازمی امر تھا- اس کے مقابل پر دیگر ممالک میں یہ شرح پاکستان سے زیادہ ہے ہمارے ملک میں بجٹ کے علاوہ بھی تعلیم کا شعبہ بے حساب مسائل سے دوچار ہے- مثلاً غیر تربیت یافتہ اساتذہ' ناقص اور غیر مربوط نصاب' اساتذہ کی برائے نام تنخواہیں' جس کے نتیجہ میں کوئی قابل شخص اس شعبہ میں آنے کو ترجیح نہیں دیتا- اس کے علاوہ فرسودہ طریقہ ہائے تدریس- سکولوں کی کمی- ناقص نظام تعلیم- سکولوں اور کالجوں میں بے جا سیاسی مداخلت وغیرہ بے شمار مسائل ہیں جن کو حل کئے بغیر شرح خواندگی کو بڑھایا نہیں جا سکتا- مقصد کہنے کا یہ ہے کہ اگر ہم واقعی ایک خوددار قوم کے طور پر اکیسویں صدی میں داخل ہونا چاہتے ہیں تو ہمیں ابتدائی تعلیم کی طرف پوری توجہ دینی ہو گی- اور نئے سرے سے تعلیمی منصوبہ بندی کرنا ہو گی-

OOO

بوسنیا میں اجتماعی نسل کشی کے مجرم

بوسنیا کے مسئلہ کو حل کرتے وقت امریکہ اور اس کے ساتھیوں نے یہ اعلان کیا تھا کہ جنگی جرائم کے مرتکب افراد پر ہیگ کی عالمی عدالت میں مقدمہ چلایا جائے گا- اور اس غرض کے لئے 74 ناموں کی فہرست پیش کی گئی جن میں غالب اکثریت سربوں کی ہے- دوسرے نمبر پر کروشیائی ہیں- اور تین مسلمانوں کے نام بھی اس فہرست میں شامل ہیں-

ان 74 افراد میں سے صرف 9' ابھی تک ہیگ عدالت کے حوالے کئے گئے ہیں- لیکن یہ تمام افراد غیر اہم ہیں- ان پر مقدمہ چلا کر انہیں سزا دینا بھی محض تضیع الاوقات ہو گا- مگر ان غیر اہم لوگوں میں سے بھی صرف ایک کو ابھی تک سزا دی گئی اور اسے 9 سال کے لئے جیل بھیج دیا گیا ہے- اجتماعی نسل کشی کے مجرم کے لئے 9 سال جیل کی سزا ایک مذاق کے علاوہ اور کیا ہے-

ان ملزموں میں دو بڑے نام بھی شامل ہیں ایک تو اس غارت گری کے اصل محرک ایڈون کراچک کا ہے اور دوسرا سرب جنرل ریڈو سلاجک کا- ان دونوں کے حکم پر اور ان کے سامنے یہ سارا قتل عام کیا گیا لیکن وہ ابھی تک برسرعام دندناتے پھر رہے ہیں حالانکہ ان کے علاقوں میں نیٹو کی افواج تعینات ہیں- اور ان کے لئے ان کو گرفتار کرنا کوئی مشکل امر نہیں لیکن یہ تو اسی وقت ہو سکتا ہے جبکہ نیٹو کے ممالک ایسا واقعی چاہتے ہوں-

بہرحال اب یہ کہا جا رہا ہے کہ امریکی اداروں نے کراچک کو گرفتار کرنے کا منصوبہ بنایا ہے لیکن کراچک کی گرفتاری پر سربوں کے رد عمل کے نتیجہ میں نیٹو کی افواج کو جو خطرات لاحق ہو جائیں گے اس کا تجزیہ کیا جا رہا ہے- اسی سلسلے میں یہ بھی کہا جا رہا ہے کہ ان دونوں کی گرفتاری کی بجائے سربیا والوں کی مالی اعانت بند کر دی جائے- اور ان پر اقتصادی دباؤ ڈالا جائے- اور پھر انتظار کیا جائے کہ سربیا والے اس دباؤ کے نتیجہ میں ان دونوں کو نیٹو کے حوالے کرتے ہیں یا نہیں- لیکن یہ اقتصادی دباؤ کب شروع ہو گا- اور اس کے نتیجہ میں کیا کیا اقتصادی پابندیاں عائد کی جائیں گی اور کس درجہ پر ان پر عمل کروایا جائے گا- اس کا دور دور تک کوئی ذکر نہیں ملتا- اور اگر ایسا ہو بھی جائے تو کیا ان پابندیوں کا بھی وہی انجام تو نہیں ہو گا جو جنگ کے شروع میں بوسنیا اور سرب حکومتوں پر اسلحہ کی سپلائی کے سلسلے میں لگائی گئی تھیں- جب سربوں کو تو یوگوسلاویہ توپیں تک سپلائی کرتا رہا اور بوسنیا کے لئے بندوق کی گولیاں تک روکنے کی کوشش میں تمام نیٹو ممالک برابر کے شریک رہے-

OOO

ترقی پذیر ملکوں میں صفائی کی سہولیات

یونیسف کی ایک رپورٹ کے مطابق ہماری دنیا کے تین ارب لوگ جو کہ تمام دنیا کی آبادی کا نصف بنتے ہیں محض اسی وجہ سے ہلاک کر دینے والی بیماریوں کی زد میں رہتے ہیں کہ ان کے لئے قضائے حاجت کے مناسب انتظام نہیں ہوتے اور وہ گندے ماحول میں رہنے پر مجبور ہوتے ہیں- اور چونکہ بچے ان حالات سے جلد متاثر ہوتے ہیں اس لئے ہر سال 22 لاکھ بچے موت کے منہ میں چلے جاتے ہیں-

اس رپورٹ میں ایک عجیب بات یہ بتائی گئی ہے کہ اگرچہ پینے کے صاف پانی کی سہولیات میں اضافہ ہوا ہے لیکن اس کے مقابل پر صفائی کے معاملے میں حالات دگرگوں ہوئے ہیں- مثلاً مصر نے اپنے ملک کے 83 فی صد لوگوں کے لئے صاف پینے کے پانی کا بندوبست تو کر لیا ہے لیکن صفائی کے معاملے میں صرف 29 فی صد لوگ ہی استفاد کر سکے ہیں- ہندوستان میں بھی صورت حال ایسی ہی ہے- صاف پانی اور صفائی کا تقابل 81 فی صد اور 29 فی صد ہے اور چین میں یہ 67 فی صد اور 24 فی صد ہیں- ترقی پذیر ملکوں میں سکولوں میں قضائے حاجت کی جگہوں کی حالت سخت خراب پائی گئی- ان کی صفائی کی طرف کوئی توجہ نہیں دی جاتی جس سے مکھیوں اور مچھروں اور دیگر بیماریاں پھیلانے والے حشرات الارض وہاں جمع رہتے ہیں اور سکول کے بچوں میں بیماریاں پھیلانے کا موجب بنتے ہیں- بچوں کی تعداد کے مقابلے میں ایسی سہولتوں کی تعداد بھی کم پائی گئی جس کے نتیجہ میں گندگی زیادہ بڑھ جاتی ہے- اور افسوس کی بات یہ ہے کہ جب بھی کسی ترقی پذیر ملک کو مالی تنگی ہوتی ہے تو سب سے پہلے تعلیم اور صحت کے محکمے بجٹ کی زد میں آتے ہیں جس کی وجہ سے ایسی سہولتوں کی بہتری کے لئے کوئی کام نہیں کیا جا سکتا-

OOO

21ویں صدی کا اصل مسئلہ- عمر میں اضافہ نہ کہ آبادی میں

آج تک تو یہی سننے میں آ رہا تھا کہ دنیا کے لئے سب سے بڑا خطرہ آبادی میں اضافہ ہے اور دنیا کے تمام ممالک اس خطرے سے نبٹنے کے لئے حیران و پریشان ہیں کہ باوجود اس کے مضمرات ظاہر و باہر ہونے کے اس پر بند باندھنا ممکن نہیں ہو رہا- اور تیسری دنیا کے ممالک جہاں پر اس کی سب سے زیادہ ضرورت ہے وہیں پر یہ سیلاب بڑھتا ہی چلا جا رہا ہے-

لیکن اب بین الاقوامی سائنس دانوں کی ایک ٹیم نے کہا ہے کہ 21 ویں صدی میں عالمی آبادی میں اتنا اضافہ نہیں ہو گا جتنا کہ خیال کیا جا رہا ہے- وائس آف امریکہ کے مطابق ایک طویل تحقیق سے یہ نتیجہ اخذ کیا گیا ہے کہ آئندہ صدی میں اصل مسئلہ بوڑھے لوگوں کی بڑھتی ہوئی تعداد ہو گی- اور عمر رسیدہ لوگوں کی تعداد اکثر ممالک کے لئے تشویش کا باعث ہو گی کیونکہ ان کے مقابل میں کام کرنے والے نوجوانوں کی تعداد کم ہو گی اور اس لئے ان عمر رسیدہ لوگوں کی دیکھ بھال پر جو اخراجات اٹھیں گے وہ ناقابل برداشت ہو جائیں گے اور یہ عمر رسیدہ لوگ معیشت پر ایک بار ثابت ہوں گے- اس ٹیم نے بتایا ہے کہ آئندہ پچاس برسوں میں 60 برس سے زیادہ عمر کے لوگوں کی تعداد میں 100 فی صد اضافہ ہو جائے گا- جو 21 ویں صدی کے آخر تک جاری رہے گا-

یہ بھی بتایا گیا ہے کہ کہ دنیا کی تقریباً نصف آبادی شہروں میں رہتی ہے- اور اس شہری آبادی میں کاشت کاری کا رجحان دن بدن بڑھ رہا ہے اب بھی دنیا بھر میں شہری کسان 15 فی صد اجناس خوراک پیدا کرتے ہیں- اور توقع ہے کہ 30 برسوں میں شہروں میں کھائی جانے والی قریباً 50 فی صد اشیاء مقامی طور پر پیدا کی جایا کریں گی

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بقیہ صفحہ 3

اکمل مرتبہ معرفت جو مدار نجات ہے۔ فقط عقلی دلائل سے ہرگز حاصل نہیں ہو سکتا۔ بلکہ فقط عقلی طور پر اپنے جسم کو ساکت کرنا ایک ناقص اور ناتمام فتح ہے۔ ہمیشہ حقیقی فائدہ خلق اللہ کے ایمان کو اکابر کی برکات روحانیہ سے ہوتا رہا ہے۔ اور اگر کبھی ان کی کوئی (خدائی خبر) کسی کے ٹھوکر کھانے کا موجب ہوئی بھی' تو دراصل خود اسی کا قصور تھا۔ جس نے بوجہ قلت معرفت عادۃ اللہ ٹھوکر کھائی (-)

میں قطعاً ویقیناً کہتا ہوں۔ اور علیٰ وجہ البصیرت کہتا ہوں۔ کہ مجرد عقلی دلائل کا ذخیرہ اس شیریں اور اطمینان بخش معرفت تک نہیں پہنچا سکتا۔ جس سے انسان بکلی خدا تعالیٰ کے طرف منجذب ہو جاتا ہے۔ بلکہ اس مرتبہ کے حاصل کرنے کے لئے فقط آیات آسمانی و مکالمات ربانی ذریعہ ہیں۔ اس ذریعہ کو وہی مجنون الرحمان ڈھونڈتا ہے جو اپنے اندر سچی آگ تلاش کی پاتا ہے۔ اور اپنے تئیں رسمی ایمان پر اکتفا کر کے دھوکہ دینا نہیں چاہتا۔ فقط رسمی ایمان پر خوش ہونا ان لوگوں کا طریق ہے۔ جن کے دل محبت دنیا میں پھنسے ہوئے ہیں۔ اور جو کبھی دن کو یا رات کو اور چلنے یا پلنگ پر لیٹے ہوئے اپنے ایمان کی آزمائش نہیں کرتے۔ کہ کس قدر اس میں قوت ہے۔ اور زبان کی چالاکی اور شعلہ منطق نے کہاں تک ان کے دلوں کو منور کر کے سیدھی راہ پر لگا دیا ہے۔ اور کس درجہ تک جام یقین پلا کر محبت مولیٰ بخش دی ہے۔

شاید بعض لوگ میری تقریر مندرجہ بالا کو پڑھ کر جو میں نے صفائی استعداد اور عالی فطرتی پسر متوفی کی بابت لکھا ہے۔ اس حیرت میں پڑیں گے۔ کہ جو بچہ صغیر سنی میں مرجائے اس کے علو استعداد کے کیا معنے ہیں سو میں ان کی تسکین کے لئے کہتا ہوں۔ کہ کمال استعدادی اور پاک جوہری کے لئے زیادہ عمر پانا کچھ ضروری نہیں۔ اور یہ بات عند العقل بدیہی ہے۔ کہ بچوں کی استعداد میں ضرور باہم تفاوت ہوتا ہے۔ گو بعض ان میں سے مریں یا زندہ رہیں۔ وہ اندرونی قوتیں اور طاقتیں جو انسان اس مسافرخانہ میں ساتھ لاتا ہے۔ وہ بچوں میں کبھی برابر نہیں ہوئیں۔ ایک بچہ دیوانہ سا اور غبی معلوم ہوتا ہے۔ اور منہ سے رال ٹپکتی ہے اور ایک ہوشیار دکھائی دیتا ہے۔ بعض بچے جو کسی قدر عمر پاتے ہیں۔ اور مکتب میں پڑھتے ہیں۔ نہایت ذہین اور فہیم معلوم ہوتے ہیں۔ مگر عمر وفا نہیں کرتی۔ اور صغیر سنی میں مر جاتے ہیں۔ پس تفاوت استعدادات میں کس کو انکار ہو سکتا ہے۔ اور جس حالت میں صدہا بچے فہیم اور ذہین اور ہوشیار مرتے نظر آتے ہیں تو کون کہہ سکتا ہے کہ کمالات استعدادیہ کے لئے عمر طبعی تک پہنچنا ایک ضروری امر ہے۔ خدائے عزوجل نے مجھ پر ظاہر کیا ہے۔ کہ بشیر جو فوت ہو گیا ہے۔ کمالات استعدادیہ میں اعلیٰ درجہ کا تھا۔ اور اس کے استعدادی کمالات دوسرے عالم میں نشوونما پائیں گے۔ قصیر العمر ہونا اس کے علو جوہر کے لئے مضر نہیں۔ بلکہ اس کا پاک آنا اور پاک جانا اور گناہ سے بکلی معصوم رہنا اس کے شرف پر ایک بدیہی دلیل ہے۔ اور جیسا کہ (خدائی خبر) نے بتلایا تھا۔ کہ خوبصورت پاک لڑکا تمہارا مہمان آتا ہے۔ اور وہ گناہ سے پاک ہے۔ ایسا ہی وہ مہمان کی طرح چند روز رہ کر پاکی اور معصومیت کی حالت میں اٹھایا گیا اور موت کے وقت بطور خارق عادت اس کا چہرہ چمکا۔ اور اپنے ہاتھ سے اپنی آنکھیں بند کر لیں۔ اور سو گیا۔ یہی اس کی موت تھی۔ جو معمولی موتوں سے دور اور نہایت پاک وصاف تھی۔

اس جگہ یہ بھی تحریر کے لائق ہے کہ اس کی موت سے اللہ جل شانہ نے پہلے اس عاجز کو پوری بصیرت بخش دی تھی۔ کہ یہ لڑکا اپنا کام کر چکا ہے۔ اور فوت ہو جائے گا۔ اسی وجہ سے اس کی موت نے اس عاجز کی قوت ایمانی کو بہت ترقی دی اور آگے قدم بڑھایا۔ (-)

(الراقم خاکسار

غلام احمد از قادیان)

بقیہ صفحہ 5

ہے! ہاں مجھے یہ بھی لکھنے دیجئے کہ موصوف نے روزنامہ الفضل' دفتر اصلاح و ارشاد' دفتر صدر عمومی' اور دار العلوم جنوبی میں زعیم انصار اللہ' سیکرٹری اصلاح و ارشاد کی حیثیت سے جماعتی خدمات انجام دیں۔ موصوف بھون ضلع چکوال میں بھی زعیم انصار اللہ اور سیکرٹری مال کی حیثیت سے خدمت کرتے رہے۔ ان کے سپرد جو کام بھی ہوتا محنت اور جانفشانی سے اس طرح کیا کہ گویا یہ کام کرنا اس کی ہی ذمہ داری ہے۔ اور اسے خوب نبھایا خاکسار ان چند سطور کے ذریعہ اپنے جملہ عزیزوں' دوستوں اور دنیا بھر میں پھیلے ہوئے احمدیوں سے عاجزانہ گزارش کرتا ہے کہ دعا کریں خدا تعالیٰ موصوف کو جنت میں بلند مقام عطا فرمائے۔ ہم سب کو صبر جمیل عطا فرمائے۔ اور ان کی نیکیوں کے سلسلے کو ہمیں قیامت تک جاری رکھنے کی توفیق دے۔

پیارے کے در پہ جانے والوں سے

پیارے کے در پہ جانے والو تمہیں مبارک سفر تمہارا
نصیب ہو جب تمہیں زیارت مرا بھی ان کو سلام کہنا

مثالِ یعقوب آ رہی ہے ہمیں بھی خوشبوئے ماہِ کنعاں
بچھائے بیٹھے ہیں دیدہ و دل تمہاری رہ میں غلام کہنا

دمِ ملاقات ضبط رکھنا نہ آہ نکلے نہ اشک ڈھلکیں
بڑے تحمل سے دل کی باتیں حضور عالی مقام کہنا

مرے حبیب لبیب کا دل بھرا ہوا ہے ہمارے غم سے
مزید اس کا نہ دل دکھانا جو کہنا شیریں کلام کہنا

مخالفوں میں گھرے ہوئے ہیں مگر نہ چھوڑیں گے راہ حق کو
بفیضِ مولا رہیں گے قائم رہ وفا پر مدام کہنا

ترے فقیروں کو بس ہے مولا۔ رضائے مولا عطائے مولا
تری دعا سے عطا ہوا ہے ہمیں رضا کا مقام کہنا

تری دعاؤں کے ہم ہیں پیاسے تری دعاؤں سے ہم ہیں زندہ
عطا کئے جائے میرے ساقی دعا کے بھر بھر کے جام کہنا

اگرچہ شبیّر جانتا ہے کہ کیا تقاضے ہیں کربلا کے
مگر دعاؤں کی ہے ضرورت برائے ادنیٰ غلام کہنا

چوہدری شبیر احمد

مشرقی یورپ میں اعلیٰ تعلیم کے مواقع

○ اس سال بھی حسب سابق طلبہ کے لئے مشرقی یورپ میں اعلیٰ تعلیم کے مواقع مہیا ہیں۔ میڈیکل اور نان میڈیکل کے مضامین میں وہاں Specialisation ہو سکتی ہے امیدوار طلبہ کم از کم (F.Sc) ایف ایس سی ہونا لازمی ہے۔ خواہش مند طلبہ فوری طور پر اپنے امیر صاحب ضلع سے رابطہ کر کے ان سے معلومات حاصل کریں اور ان کی تصدیق کے ہمراہ اپنی درخواستیں 20۔ اگست 97ء تک وکالت تبشیر میں پہنچا دیں۔

(وکالت تبشیر ربوہ)

ضرورت گیٹ کیپر و چوکیدار

○ نصرت جہاں اکیڈمی ربوہ میں فوری طور پر گیٹ کیپر و چوکیدار کی ضرورت ہے ایسے احباب جو ریٹائرڈ فوجی ہوں اور جن کی عمر 40 سے 50 سال کے درمیان ہو اپنی درخواستیں صدر صاحب محلہ کی تصدیق کے ساتھ دفتر نصرت جہاں اکیڈمی میں جمع کروا دیں انٹرویو یکم اگست 1997ء بوقت صبح ساڑھے آٹھ بجے نصرت جہاں اکیڈمی میں ہو گا۔

(پرنسپل نصرت جہاں اکیڈمی ربوہ)

درخواست دعا

○ مکرم محمد صدیق صاحب جٹ دار العلوم غربی الف ربوہ گردوں میں تکلیف وجہ سے الائیڈ ہسپتال فیصل آباد میں داخل ہیں۔ موصوف کی کامل صحت یابی کے لئے درخواست دعا ہے۔

ربوہ اور ربوہ کے گردونواح میں
زرعی وسکنی مکانات وپلاٹس وغیرہ کی
خرید وفروخت کیلئے رجوع کریں
برادرز اسٹیٹ ایجنسی
8۔ بلال مارکیٹ اقصیٰ روڈ
ربوہ

خبریں

ربوہ : 26 جولائی-1997ء
درجہ حرارت کم از کم 30 درجے سنٹی گریڈ
زیادہ سے زیادہ 35 درجے سنٹی گریڈ

○ زرعی ٹیکس کے خلاف سرگودھا میں کسانوں اور پولیس کے درمیان تصادم کے نتیجہ میں اسسٹنٹ کمشنر سمیت درجنوں افراد زخمی ہو گئے۔ 200 مظاہرین گرفتار کر لئے گئے۔ کسان بچاؤ تحریک کی کال پر شہریوں کو سبزیوں دودھ اور چارے کی سپلائی بند کرنے کی کوشش کی گئی تھی۔ انتظامیہ کی نگرانی میں مختلف علاقوں کو دودھ اور سبزیاں فراہم کی گئیں۔ زمینداروں نے دودھ لے کر آنے والے ایک دوکاندار کی ٹانگیں توڑ دیں۔ بعض دیہاتوں میں کشیدگی کی فضا ہے۔ کئی ہڑتال سے لاتعلق رہے۔ روکاٹیں پیدا کرنے والے کسانوں پر زبردست لاٹھی چارج اور ہوائی فائرنگ کی گئی۔ ٹریکٹر ٹرالیاں قبضہ میں کر لی گئیں۔ پولیس نے آنسو گیس بھی استعمال کی۔ کسانوں کے پتھراؤ سے اے سی سمیت 8 پولیس اہلکار زخمی ہو گئے ہیں۔ 2 کی حالت نازک ہے۔

○ وفاقی وزیر خوراک و زراعت میاں عبدالستار لالیکا نے کہا ہے کہ زرعی ٹیکس کو اپنے مقاصد کے لئے استعمال کرنے والے سیاست دان منہ کی کھائیں گے۔ کاشتکار حکومتی پالیسی سے متفق ہیں۔ زرعی پیکج سے زراعت کے شعبے کو ٹیکنالوجی سے آراستہ کیا جائے گا۔

○ سرگودھا میں کسانوں پر پولیس کے تشدد اور گرفتاریوں پر مختلف کسان رہنماؤں نے رد عمل مظاہر کرتے ہوئے کہا ہے کہ کسانوں پر ریاستی تشدد نے جلیانوالہ باغ کی یاد تازہ کر دی ہے۔ حکومت کو کاشتکاروں اور ڈاکوؤں میں فرق محسوس کرنا چاہئے۔ کسان ظالمانہ اقدام کی وجہ سے سول نافرمانی کی تحریک شروع کر دیں گے۔

○ سابق وزیراعظم محترمہ بے نظیر بھٹو نے کہا ہے کہ بھارت کی کمزور حکومت مسئلہ کشمیر حل نہیں کر سکی۔ نواز شریف "بین الاقوامی تعلقات سے نابلد ہیں" دونوں وزراء اعظم کی ون ٹو ون ملاقات کے بعد کشیدگی بڑھی ہے بھارت نے کشمیر میں مزید فوج بھیج دی ہے۔ خونریزی میں اضافہ ہو گیا ہے۔

○ صدر پاکستان سردار فاروق احمد لغاری نے کہا ہے کہ تحفظ ناموس رسالت ایکٹ تبدیل نہیں ہو گا۔ ہم ناموس رسالت کے تحفظ کو اپنا عقیدہ اور حضرت نبی اکرم ﷺ سے محبت کا محور سمجھتے ہیں۔

○ امریکہ کی طرف سے تحفظ ناموس رسالت سے متعلق قانون ختم کرنے کے مطالبہ پر مذہبی حلقوں نے شدید رد عمل ظاہر کیا ہے۔ اور اسے پاکستان کے اندرونی معاملات میں مداخلت قرار دیا ہے۔ پروفیسر طاہر القادری نے کہا کہ توہین رسالت کا قانون چھیڑا گیا تو وہ حکمرانوں کا آخری دن ہو گا۔ حافظ حسین احمد نے کہا کہ امریکہ مینڈٹ کی آڑ میں مذموم مقاصد کی تکمیل چاہتا ہے۔ مولانا فضل الرحمٰن نے کہا کہ امریکہ کا مطالبہ پاکستان کے معاملات میں مداخلت اور مسلمانوں کے عقیدے پر حملہ ہے۔

○ وزیراعظم میاں محمد نواز شریف نے کہا ہے کہ پاکستان نادہندگان کی فہرست سے نکل گیا ہے۔ جو نگران دور سے کہا جا رہا ہے کہ پاکستان آج نادہندہ ہو جائے گا۔ لیکن ہم صورت حال سے نکل چکے ہیں۔ خوشحال پاکستان کا منزل کی جانب بڑھنا دشمنوں کو راس نہیں آ رہا۔ توہین رسالت ایسے معاملات کو پریس میں زیر بحث نہیں لانا چاہئے۔ ہسپتالوں میں ادویات کی چوری ختم ہونی چاہئے۔

○ سول جج رحیم یار خان نے سابق ڈپٹی کمشنر محمود بٹ کے وارنٹ گرفتاری جاری کر دیئے ہیں۔

○ حکومت نے اقوام متحدہ کے دباؤ پر اکتوبر میں ہونے والی مردم شماری زبان کی بنیاد پر کرانے کا فیصلہ کیا ہے۔ مردم شماری کے لئے 25 خانوں پر مشتمل فارم تیار کر لیا گیا ہے جس میں عوام سے تعلیم' مذہب' عمر' ازدواجی حیثیت شہریت اور مادری زبان کے متعلق معلومات حاصل کی جائیں گی۔

○ امریکی سفارت کاروں کی پیپلز پارٹی کے رہنماؤں اور قاضی حسین احمد سے ملاقاتیں شروع ہو گئی ہیں۔ ملک مشتاق احمد اعوان نے امریکی قونصل جنرل کے اعزاز میں ظہرانہ دیا۔

○ مفرور اشتہاری ملزم ریاض بسرا کی گرفتاری کے لئے صوبائی دارالحکومت لاہور میں سپاہ صحابہ کے تین مراکز بلال مسجد۔ سبزہ زار مسجد' منہاج الاسلام اور قصر فاروق اعظم پر چھاپہ مار کر پولیس نے 8۔ افراد کو گرفتار کر لیا ہے۔ دو مساجد کے امام بھی گرفتار ہونے والوں میں شامل ہیں۔

○ پولیس کی بھاری نفری نے ماموں کانجن کی 2 دینی درسگاہوں پر چھاپہ مار کر 178 افغان طلبہ گرفتار کر کے نامعلوم مقام پر پہنچا دیئے ہیں۔

○ پبلک اکاؤنٹس کمیٹی کے چیئرمین مسٹر حمزہ نے وزیراعظم نواز شریف کو محکمانہ حسابات کی عدم فراہمی اور آڈیٹر جنرل پاکستان سے تعاون نہ کرنے پر مختلف وزارتوں کے خلاف سمری ارسال کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔ پبلک اکاؤنٹس کمیٹی نے یوٹیلٹی سٹورز کارپوریشن میں 90 ملین کے گھپلوں کا سراغ لگاتے ہوئے ان کی تحقیقات کے لئے تین کارکنی کمیٹی قائم کر دی ہے۔

○ بنگلہ دیش میں مظاہرین کو منتشر کرنے کے لئے پولیس نے مسجد پر حملہ کر دیا۔ زبردست آنسو گیس پھینکی اور لاٹھی چارج کیا۔ راسخ العقیدہ مسلمانوں کے گروپ نے نماز جمعہ کے بعد عوامی لیگ کے دفتر تک مارچ کرنے کی کال دے رکھی تھی جبکہ پولیس نے پابندی لگائی تھی۔

○ کروڑوں روپے کی کرپشن میں ملوث بھارتی صوبہ بہار کے وزیر اعلیٰ لالو پرشاد یادو مستعفی ہو گئے ہیں۔

○ روس کے صدر یلسن نے پارلیمنٹ کے اس بل کو ویٹو کر دیا ہے۔ جس میں روسی عوام کو مذہبی آزادی دی گئی تھی۔ روسی چرچ کی طرف سے صدر یلسن کے اقدام کی شدید مذمت کی گئی ہے۔ پوپ پال نے بھی صدر یلسن کے اس اقدام پر اظہار افسوس کیا ہے۔

○ جولان شام کا علاقہ ہے۔ عرب لیگ نے اسرائیل پارلیمنٹ کا فیصلہ مسترد کر دیا ہے۔ اسرائیل نے 1967ء کی جنگ میں جولان پر غاصبانہ قبضہ کر لیا تھا۔ اب اسرائیلی پارلیمنٹ نے جولان کے علاقے کو اسرائیل کا حصہ قرار دے دیا ہے۔

○ سری نگر میں بھارتی فوج نے اسلامی مدرسے بند کر دیئے ہیں اور قرآن مجید حفظ کرنے پر پابندی لگا دی ہے۔

○ البانیہ میں انتخابات کے بعد پارلیمنٹ نے یونیورسٹی کے پروفیسر رجب میدانی کو البانیہ کا نیا صدر منتخب کر لیا ہے۔

○ شمالی کوریا میں غذائی قلت سنگین صورت حال اختیار کر گئی ہے حکومت نے تمام عالمی اداروں سے غذائی امداد کی اپیل کر دی ہے۔

○ صدر یلسن کی طرف سے مذہبی تنظیموں اور اظہار رائے کی آزادی کے بل کو ویٹو کرنے کے بعد روس میں کیموزنم کی دوبارہ آمد کا امکان پیدا ہو گیا ہے۔ روسی معیشت انتہائی بحران کا شکار ہے۔ ملازمین کو کئی ماہ سے تنخواہ نہیں ملی۔ فوج کے اندر بے چینی ہے۔ چوریوں۔ ڈکیتوں اور جرائم میں اضافہ ہو گیا ہے۔

○ امریکی خلا باز ایجنسی ناسا نے کہا ہے کہ مستقبل قریب میں مریخ پر خلا بازوں کو بھیجنا خطرناک ثابت ہو گا۔

○ الجزائر میں جماعۃ الاسلامیہ کے سربراہ اپنے 90 ساتھیوں سمیت سرکاری فوج کے ساتھ جھڑپ میں جاں بحق ہو گئے ہیں۔ جھڑپ اس وقت ہوئی جب وہ اپنی جماعت کے 140 اراکین کے ہمراہ ایک خفیہ حکام پر اجلاس میں مصروف تھے۔

○ اقوام متحدہ کے جنرل سیکرٹری کوفی عدنان نے تجویز پیش کی ہے کہ اقوام متحدہ میں عالمی کابینہ بنائی جائے جو اپنے معاملات میں بااختیار ہو۔

○ جماعت اسلامی کے بانی مولانا سید ابوالاعلیٰ مودودی کے صاحبزادے سید حیدر فاروق مودودی نے کہا ہے کہ جماعت اسلامی کا کوئی نصب العین نظر نہیں آتا۔ مولانا مودودی نے یہ جماعت بنا کر بہت بڑی غلطی کی ہے۔ جماعت مذہب کے نام پر فساد کراتی ہے۔ صاحب علم لوگ شروع میں ہی جماعت اسلامی کا ساتھ چھوڑ گئے۔ کم عقل اور جاہل متاثر ہوئے۔ مولانا مودودی کو پڑھے لکھوں کی نہیں میاں طفیل جیسے لوگوں کی ضرورت تھی۔ قاضی حسین احمد جماعت میں پلانٹ کئے گئے۔ ان سے بڑا ریاکار اور خائن نہیں دیکھا۔ 1970ء کے الیکشن میں ناکامی پر شوریٰ کے اجلاس میں پروفیسر خورشید اور منور حسن نے مولانا مودودی کی بے عزتی کی اور اسی رات مولانا کو ہارٹ اٹیک ہو گیا تھا۔

○ بے نظیر دور میں مولانا فضل الرحمٰن کی سربراہی میں قائم امور خارجہ کمیٹی کے اخراجات کی تفصیلات حکومت نے طلب کر لی ہیں۔

دانتوں کا معائنہ مفت
ڈینٹسٹ رانا مدثر احمد
احمد ڈینٹل کلینک
طارق مارکیٹ
اقصیٰ چوک ربوہ
30-4 تا 30-8 شام

8 فٹ سپیشل ڈش پر احمدیہ ٹیلی ویژن کی کرسٹل کلیئر نشریات کیلئے
رابطہ : انعام اللہ
عثمان الیکٹرونکس
1۔ لنک میکلوڈ روڈ۔ بالمقابل جودھا مل بلڈنگ
پٹیالہ گراؤنڈ لاہور فون: 7231680-81
7223264 7353105

انگریزی ادویات و ٹیکہ جات کا مرکز
بہتر تشخیص ٭ مناسب علاج
کریم میڈیکل ہال
گول امین پور بازار فیصل آباد
فون : 647434

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بیرونِ ممالک کے خصوصی رعائتی ٹکٹ اور سفری معلومات کیلئے ہماری مستعد خدمات آپ کیلئے ہر وقت حاضر ہیں
آپ کی خدمت ہمارا نصب العین
حبیب ایکسپریس انٹرنیشنل
فون دفتر
051-275757
275738
276764
A-3 بیول پلازہ۔ فضل الحق روڈ بلیو ایریا اسلام آباد